



شمار ۱۲۱ | ۲۱ ذیقعد ۱۳۸۱ھ | ۱۴ رجب ۱۳۸۱ھ | ۱۳۱۱ھ

زندہ ایمان لانا ہرگز ممکن نہیں جب تک انسان زندہ خدا کی تجلیا اور آیاتِ عظیمہ فیضیاتی نہ ہو!

مبارک ہیں وہ جو اٹھ بیٹھیں اور اب سچے خدا کو ڈھونڈیں!

كَلِمَاتٌ طَيِّبَاتٌ سَيِّدَاتُ حَضْرَةِ مَسِيحٍ مَرْعُوْعِيٍّ الصَّلُوٰةِ وَالسَّلَامُ يَا مَوْلَا سَعْدِ الْعَالَمِيْنَ

زندہ ایمان لانا ہرگز ممکن نہیں جب تک انسان زندہ خدا کی تجلیات اور آیاتِ عظیمہ سے فیضیاب نہ ہو۔ یوں تو بجز درہر یہ لوگوں کے تمام دنیا کبھی نہ کسی ایک میں خدا تقاضے کے وجود کی نشانی ہے مگر جبرجبرہ قائم ہو، صرف ایسا خود غنائت شدہ حقیق ہے اور زندہ خدا کی اپنی ذاتی جعلی سے نہیں ہے۔ اس لئے ایسے خیالی سے زندہ ایمان حاصل نہیں ہو سکتا جب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے اپنا الموجود کی آراہ زور دار طاقتوں کے ساتھ معجزانہ رنگ میں اور خدا تعالیٰ عادت کے طور پر سنائی زدے اور فعلی طور پر اس کے ساتھ دوسرے زبردست نشان دہوں۔ اس وقت زندہ خدا پر ایمان آسکتا ہے۔ ایسے لوگ محض سنی سنائی باتوں کا نام خدا یا پیشتر کہتے ہیں اور صرف اگلے بڑا معمول بجا رہے ہیں۔ اور اپنی سنسنائی کی حد سے زیادہ لاف دگہ ایسا پیشتر بنا رکھا ہے۔

حقیقی خدا تعالیٰ تمام اس میں گھر ہے کہ وہ زندہ خدا تک رسائی ہو جائے کہ جو اپنے قریبائوں سے نہایت معافی سے مگلا ہوتا ہے اور اپنی بے شکست اور لغو کلام الخوشی اور سکوت بخش ہے اور جس طرح ایک انسان، جس انسان سے رہتا ہے یا اپنی بطریقاً طور پر جو کچھ لکھنے سے پاک ہے ان سے اپنی بن نساے اور اس کا جوڑ بنا ہے اور ان کی دواؤں کو نکر دعا کے قول کر لیسے ان کو اطلاع بخفا ہے اور ایک طرف لڑینا اور دیر شکر قول سے اور دوسری طرف بجز اول سے اور لیسے قومی اور زبردست نشانوں سے ان پر ثابت کر دیتا ہے کہ میں خدا تعالیٰ وہ اول پیشگوئی کے طور پر ان سے اپنی حیثیت اور صرف اور خدا میں خود کی دستگیری کے لئے کرتے ہیں اور دوسری طرف اپنے دہوں کو ملنے بڑھانے لیتے ایک نیا کر کے مانت کر دیا ہے اور وہ لوگ اپنی تمام طاقت اور نظام کو فریب دیہر ایک قسم کے منصوبوں کی شکل میں لے کر وہ خدا کے ان دونوں کو مال میں جو اسکے ان کے مقبول بندوں کی حالت اور قدرت اور اللہ کے ہاتھ میں اور خدا اپنی تمام حالتوں کو بر باد کرتے ہیں شریعت کی خبری کرتے ہیں اور خدا اس کی شہا پر چھینکتا ہے وہ آگ لگتے ہیں اور خدا اس کو گھبرا دیتا ہے۔ انسان تک زور لگاتے ہیں اور خدا ان کے قصور کو اپنی برائیا کرتے ہیں۔ خدا کے مقبول اور راہنما نہایت سیدھے اور سادہ ہیں اور خدا ان کے سامنے ان کی طرح نہیں ہیں جو ان کی گوئی ہوں اور دنیا ان سے ملنے لگتی ہے کہ یہ لوگوں دنیا میں سے نہیں سوا اور ہر طرح کے کردہ نہیں آگ لگتی کیلئے جاتے ہیں تو اس کیلئے ایسے کیلئے مستحق ہوجاتی ہیں اور تمام ان لوگ ایک ہی مکان سے ان کی طرف جڑ ملتے ہیں اور راہنما اور انھیں لگانے والی ہوتی ہیں تاکہ اس طرح وہ پاک ہوجاویں اور ان کا نشانہ زرہے ہونگے اور خدا تعالیٰ اپنی باتوں کو پوری کر کے دکھلا دیتا ہے۔

روباہن احمدی بھارتیہ (پ)

(۲)

ایسے عزیز دوائے سار و با کوئی انسان خدا کے نام و صل سے اس سے طائی نہیں کر سکتا۔ یعنی جو کالوں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کا ہاں ہے۔ کیا تم خدا کو غیر خدا کی جلی کے ہاتھ سے بول کر تم کو خدا کی آسمانی روٹی کے اندر سے میں دیکھ سکتے ہو؟۔ اگر دیکھ سکتے ہو تو شاید اس وقت میں دیکھ دوں گا۔ مگر جاہلی آغیں گویا ہوں تاہم آسمانی روشنی کی محتاج ہیں اور ہمارے کان آسمانی ہوں تاہم اس جتنا ہے حاجت مند میں جو خدا کی طرف سے جلتی ہے۔

وہ خدا کا خدا نہیں ہے جو خاطر فی ربہ اور ساما مادہ ہادی اکلوں میں ہے کہ کالوں اور زندہ خدا سے جو لے کر وہ دیکھتا ہے وہ بھی اس سے باہر ہے کہ اپنے وجود کا پتہ آسمانی کہ لگیاں لگتی ہیں۔ منتظر ہر لمحہ صادق ہونے والی ہے۔ مبارک ہیں جو اٹھ بیٹھیں اور اب سچے خدا کو ڈھونڈیں!

دوسرا ای ہونوں کی تلاش میں (۱۳۸۱ھ)

ہمارا جلسہ لائے حضرت و تائید الہی کا ایک نشان

حضرت نبوی سے ملات ہے کہ جب اللہ بندہ کے لئے کسی بندہ کے بخت کرتا ہے۔ اس کی ایک علامت یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے دل کو خدا سے جوڑنے کے لئے بہت تامل کرتا رہتا ہے جس کے نتیجے میں اللہ کے دل کو خود کو اس کی طرف سے پہلے جانتے ہیں۔ حضرت مقدس بانی مسلک عالم احمدی بھی خدا تعالیٰ کے محبوب بندے تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کی اصلاح و امتداد کے لئے ایک وقت پرورش فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھی اس علم امتداد نشان سے حصہ دیا۔ اور آپ کو اپنے آپ میں اس مقبولیت اور لوگوں کے آپ کی طرف رجوع کرنے کی کوشش فرمادے دی جسے آپ نے اپنی مختلف تصانیف و اشعار میں مختلف نشان کر دیا۔ مثلاً تاریخ ۱۸۸۳ء میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو نشان دیا۔

الایات نعصر اللہ تریب
یا نیک من کل فیج حقیق
یا تون من کل فیج حقیق
بسمہ ربک اللہ من عندہ
بمخصرت و حال نبوی
الجم من السماء
ولا تصح خلق اللہ ولا
نشم من اناس و دم
مکانت۔
راہی جو ہر صوم جو اللہ تک
فہ و ہر وقت
خبردار ہو کہ خدا کی ہدایت سے
تربیت ہے وہ ہر ایک
دہر کا راہ سے تھے جسے
اور ایسی راہوں سے تھے جسے
گیا کہ وہ راستے لوگوں کے بچتے
پلنے سے جو تیری طرف آجائے
گہرے ہو جائیں گے یعنی ان
کثرت سے لوگ تیری طرف آئیں
گئے۔ نہ انہی طرف سے تیری
دکڑے کا تیری ہمدرد ہو گے
کریں گے جن کے دلوں میں
ہم اپنی طرف سے الہام کریں گے
اور یاد رکھو کہ زمانہ آتا ہے
کہ لوگ کثرت سے تیری طرف
ہوجا رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے
ہے کہ لوگوں سے ہمیں نیک سے
اور نیچے نازم ہے کہ اللہ

کثرت کو دیکھ کر ہلکا نہ جانے
اور لوگوں کے مکان کو وسیع
کرتے۔
• اس آؤی حصہ اہم کے منتظر
صرف ستر سال گزرنے کے بعد خود حضور
کا ایک جگہ گزرتے ہیں۔
سماں اللہ بیک نشان کی
سیگونی ہے اور آج سے
سورہ بریں پہلے اس وقت پہنچی
گئی ہے کہ جب میری قبر میں
مشاہدہ فرمیں آدمی آئے ہیں
گئے اور وہ بھی کبھی بھی اس
سے کبھی نہیں غیب فعل کا ثبات
ہوتا ہے۔ (سراج منیر ص ۱۸۸)
ان ربانی پیش فرمیں کہ جس نظر
پر وہ شخص جو ہرگز سلسلہ میں کسی وقت
بھی آتا ہے۔ بلاشبہ وہ ان کے ہدایت
کا نذرہ گواہ ہے۔ اور پھر جماعت کے
پر سالانہ جلسے کو تو یہی اس الہام کی
نشان اور زیادہ کچھ فرماتے آجاتی
ہے۔ ان جلسوں کا آغاز ستر سال
پہلے جبکہ ان میں ۷۵ اصحاب شریک
ہوتے۔ لیکن اس اجلاس کا باقاعدہ
اجراء ستر سال میں پہلا جبکہ جماعت کے
سالانہ جلسہ میں ۲۲۷ اصحاب شریک
کا۔ اس پر پانچ ستر سال کا اپنا
زمانہ گزر چاہے۔ اس وقت جماعت کے
مرکز میں محض اس اجتماع میں شریعت
کرتے دلوں کی مجموعی تعداد تو سب ایک
لاکھ ہوتی ہے۔ اور لاہمی ابتدائے
کیونکہ جماعت احمدیہ کی فراہمی ستر سال
کے بعد اور انہوں کی زندگیوں میں ستر
سال کی عمر تک بھی نہیں ہوتی۔ وہ وقت
آتا ہے کہ جب وقت کا کوئی لاکھ لوگ ان
اجتماعوں میں شریک ہوا کریں گے۔
اسوا ان کے اس وقت صرف آپ ہی کی
ذات دعوت الی القبر انجام دے
ری تھی جس میں اللہ تعالیٰ نے اس قدر
برکت دی اور حضور کی ساسی کو اس قدر
بار آور کیا کہ آج ساری دنیا میں آپ کی
نمائندہ جماعت کے تبلیغی مشنر ہوا
جائے جہاں جہاں ہے اور آپ کی تعلیم و نظریات
کا پرچار کرنے والے سب سے زیادہ لوگ
میں شہد و ہر موعظ جاد ہیں۔ لاکھوں
ہو چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے کام پر
خوشی کی جاتا ہے کہ ستر سالوں کو اس
کے ذریعہ بھی رہنمائی کے سہارا بنے

معاذ فیمن کہتے ہیں کہ احموی لوگ
ملیں ہر جماعت سب کو دوسرے مسلمانوں
سے کٹ گئے ہیں لیکن انہیں میں سے صد
جماعت کے اس اعلیٰ کردار کو دیکھتے اور
جماعت کی نفوس اسلامی فدائیت کا ثوب
سے مطالعہ کرتے ہیں۔ جماعت کو اور
تعمیر دینے پر نہیں رہ سکتے۔ اس لئے
کہ آج ہی ستر سال جماعت نے ساری دنیا
میں اسلام کی لاؤنگ کی ہے۔ اور اتحاد
بہدینی اور شریعت کا جو حرمت اور میری
کے سالہ ان کے مرکز میں پہنچ کر مقابرو
کریں ہے۔ رہنا کے کسی بھی اسلامی فرقہ
نے نہ کیا نہ ہو سکا۔

ہرگز انکشاف عالم میں بنے واسے
لوگوں کا اس آواز میں ملت نیز عمومی مو
پر مشورہ ہونا اور میرا روز افزوں تر کر تے
پہلے جان۔ ہر جمیعہ سراج کو دعوت نکر
ہے۔ دیگر باتوں کو چھوڑ کر جماعت احمدیہ
کے سالانہ جلسوں میں اس کثرت سے
رجوع فرماتے ہیں کہ بات پر غور کیجئے۔ آخر
اس مقدس سرزمین میں کوئی ایسی کشتی
ہے جو لاکھوں نفوس کو انکشاف عالم سے
دور رکھنے لاتی ہے جنہوں نے مسافت کی
دوری۔ کشتی کی تکلیف اور اخراجات
کی تشکیل۔ اعزہ داخلہ کی جدائی کی توجی
پرواہ نہ کی۔ اور کب فاشق صادق کی
طرح اس کے کوچ کی طرف چلے آئے۔
پس اس مقدس مقام پر ایسی شمشادہ
اس کے ساتھ زائریں کا وہاں عقیدت
دعوت حضرت و تائید الہی کا ہمیں ثبوت
ہے۔ اور پھر ایک سال دو سال تک
کہ ہمیشہ یوں ہمدی سے اللہ تعالیٰ کا یہ
نشان دن بدن زیادہ نشان دشوکت
کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے!!

اور پھر یہ ترقی اور مقبولیت زبردست
مخالفت حالات میں حاصل ہوئی۔ ذرا
مخالفت کے ان طوفانوں پر بھی غور کریں
جو لوں ہمدی کے اس لیے عوں میں مخالفین
کی طرف سے وقتاً بعد وقتاً برپا کیے
گئے۔ کیا کسی بھی وقت میں مخالفت
کے طوفانوں سے کیا مخالفوں نے کبھی
کوئی کسر چھوڑی ہے کیا زمانہ مسیح ہو چکا
میں اسلام میں مولوی محمد حسین صاحب
بشاوی جیسے علماء نے مخالفت میں کبھی
کبھی کیا۔ کیا وہ کفر کے نعرے سے تیار کرنے
کے لئے محض کے ایک کوہلے سے دست
کرتے تھے نہیں پہنچے اور دیکھ کر شہد
سے تادیب جانے والی مسزگ پر ابورخ
کہ لوگوں کو تادیب مانے سے دست
کی کشتی کا نیکہ تجویز ثابت ہوا ۶۱۔
رح وقوع کے سعادت میں ہی انعام نسل
تک کہ چھوٹے مقدر بنائے گئے۔ اس
جماعت کی فضا ترقی کو ہم رکھے۔
پھر انکے تقسیم کے وقت جیکہ مشرقی پنجاب

انصار احمدیہ

۱۹۰۹ء ہجرت ہوتی ہے یعنی مسیح بدینا
حضرت خلیفۃ المسیح اٹھارہ اہل اللہ تعالیٰ نے انہوں
الذریعہ کی نعمت سے متعلق اخبار الفضل میں
آج کی کتاب شدہ اطلاع منظر ہوا
حضرت ابیہ اللہ تعالیٰ کے
طبیعت اس وقت اچھے سے
کل بھی حضور بن نماز جمعہ ہر گز
غرض سے باغ میں تشریف لیکے
اجاب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا
کرتے ہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور ابیہ
اللہ تعالیٰ کو کشتی کا دل دعا ملے اور انہیں
تادیب اور دیگر جرم جہاد ہمدردی میں مقبول
اہل ایمان بفضولہ لائے ثبوت سے ہیں۔

کا پیشتر مسلم لوگوں کو حق ہو گئے اور پھر
سرمدی کے تعلقات منقطع ہو گئے۔ آخر
قادیان کا پیشتر آبادی کو بھی رنگ دینا
پڑا لیکن اس وجہ سے خدایاں کی تشریح
اور اس کی روحانی کشش میں فرق آیا، پہلے
بکہ جو ان اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ایک
دوسرے سے تھکن جمیع ہونے کی توجی دی
وہاں امدیت کے ذریعہ نہ تھکے۔
زیادہ دین میں مشورہ و دستاویز کر دیا
تقسیم تک کے بعد کو طری کثرت کے ساتھ
تربیت و تادیب نفس اس مقام کی زیارت
کی خاطر تھے اور انہاں کی کھلی صداقت پر پھر
تصدیق ثبت کرتے۔

• ایک ثابت شرع حقیقت ہے کہ جماعت
احمدیہ کے پیالہ مقدس اجتماع آج
تک جماعت کے بارہ میں جھگڑائے گئے
انواع، اقامت کے شکوک و شبہات کے
ازالہ اور ہزاروں ہزار افسردہ کی مدد
کا موجب ہوئے۔ اور لوگوں کی زندگی میں
ایسا انقلاب آیا کہ
"جورن تھب جسدای"
کا کرشمہ پھر سے دہانے دکھایا گیا۔ اس
موقدہ بیک طابع برائے رنگ پر
انداز ہونے کی خاطر جس کہ کہ نظر
میں ہی ہونا میں پڑھتے ہوئے مادی ماحول
میں خالص روحانی قدروں کا جگہ کر کے
نہایت عمدہ طریقہ میں سعادت امام جماعت احمدیہ
اور ملامت کے طرف سے کہ حال ہیں۔!!
انہوں ایک طرف مذہبی فریب کے ہزاروں
رہنمائی سے استغناء فرما دے وہ
دور دورہ اور دوسری طرف اس خاندان
روحانی ماہل میں بدل لیا۔ ہرگز
جہل کی طرف سے خداداد علمی اور فوج
سماجا جاتا ہے۔ وہ جس کا سیاسی اور
لئے اللہ تعالیٰ نے کہ ہر عمومی تائید حضرت
تربیت نشان سے کیونکہ وہ ان کے اندر
رہت کا اور دیکھ کر دنیا کی انسان کے
ہیک کہ صرف انہوں نے اللہ تعالیٰ کے

بیتِ مہدی میں نصارا اللہ کے سالانہ اجتماع پر حضرت مرزا بشیر صاحب مدظلہ العالی کا بصیرت افزو افتتاحی خطاب انصار اللہ کی ہمہ گیر اصطلاح اور اس کے اہم تقاضے

ورقہ ۶ مارچ ۱۹۹۱ء کو حضرت مرزا بشیر صاحب مدظلہ العالی نے یہ وہ نصارا اللہ کے سالانہ اجتماع کا افتتاح فرماتے ہوئے جو
لاہور پر در اور بصیرت افزو خطاب فرمایا تھا اس کا مکمل متنی اضافہ احباب کے لئے درج کیا جاتا ہے

بوادراتِ کرام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
مجھے خواہش کی تھی کہ کسی انصار اللہ
کے اجتماع کا افتتاح کروں۔ کبھی دینی اور کبھی
لاہور میں اجتماع میں شرکت کرنا تو بہرحال میری توجہ
اور اہمیت کا مرتب ہے اور میں اپنے لئے اسے
اجزی مسرت کا باعث سمجھتا ہوں لیکن میں چند
دن سے نظرِ تشریح کی تکلیف میں مبتلا رہوں اور
لبیعت میں بیوقوف نہیں پاتا، علاوہ ازیں مجھے
انصار اللہ کے اجتماع سے خطاب کرنے
ہوئے ہمیشہ میں ہمت حجاب رہتا ہے۔ ایک
تو اس لئے کہ میں خود بھی انصار اللہ میں شامل
ہوں۔ اور اس ذمہ دار کی کے مخاطب سے
اپنی کمزوریوں کو بھی طرح جانتا ہوں۔ اور

دوسرے اس لئے کہ انصار اللہ کا لفظی
بند رہنا مفہوم صحاح ہے کہ ان کی تعریفی
ذمہ داریوں کو شمار کرنا اور انہیں نیک کی طرف
بنا کر آسان کام نہیں ہے۔ خدا ام احمد کے
زمن تو وقت آؤ وقت غلیظہ وقت کی طرف
سے متوجہ کئے جاتے ہیں اور خدا ام احمد کا
نام بھی ان کے ذرائع کی تمسک کرنے کے لئے
کالی ہے۔ نصارا اللہ کی اصطلاح اتنی
و وسیع اور ہمہ گیر ہے کہ اس کی تشریح کرنا ایک
بہت مشکل امر ہے۔ انصار اللہ کے معنی
ہیں "خدا کے طلحہ کاڑھا اور جو کچھ خدا ایک
غیر محدود ہستی ہے۔ اور اس کی صفات بھی
غیر محدود ہیں۔ اور اس کا کام بھی غیر محدود
ہے۔ اس لئے انصار اللہ کے کام کا دائرہ
بھی حقیقتاً غیر محدود ہے۔ حق یہ ہے کہ جو
کام خدا دنیا میں اپنے رسولوں کے ذریعہ

لینا جاتا ہے وہ صب انصار اللہ کے ارادے
عمل میں آتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں کہہ
سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کسی مقصدی بھی ایسے
صفتوں میں ہم کو بھی دینا کے نظام کے
ساتھ تعلق ہے۔ اس سبب میں انصار اللہ
کو خدا کا مظہر بنا جائیے۔ اس کے بغیر کوئی
تخص کمال طور پر انصار اللہ نہیں کہا جاسکتا۔
پھر اس جو عقلموں فوراً پرس
مقصد کے متعلق کی جان کرنا جا بہت مر
جس کے لئے ہمارے اقدام دراز و آخرت
جملی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سید محمد علیہ
السلام۔ جرت گئے۔ یہ سب غیر خیر انصار

اللہ کا مقصدی کام ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس
بلند بالا مقصد کا اہل بنائیں جو ان مقدس
ہستیوں کی قسمت میں رکھو رہے۔ اور نہ صرف
اپنے آپ کو اس کا اہل بنائیں بلکہ عیمانہ وسیع و
عقلین اور عمدہ تربیت کے ذریعہ دوسروں
کے اذہن میں اس مقصد کی نسبت پیدا کر
آگے ترقی حاصل اللہ علیہ وسلم کے متعلق اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے کہ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کَتَبْنَا لَکُمْ الذِّکْرَ وَکَلَّمَکُمْ
وَعَلَّمٰکُمْ مَا کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

یعنی ہماری راہ رسول کو لوگوں کو خدائی
احکام و فرامین کی تعلیم دینا ہے
اور اس کے ساتھ ساتھ ان کو ان
احکام کی حکمت اور ان کا فلسفہ
بھی سکھانا ہے۔ اور ان کے اندر
ظہارت اور پاکیزگی اور تقویٰ
پیدا کرنا ہے اور ان کی ترقی کے
سامان سمیٹنا ہے

یہ وہ عظیم الشان مقصد ہے جس کے
لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث کئے
گئے اور کوئی شخص مجمع معنوں میں انصار اللہ
نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اس مقصد کو
خاموش نہ کرے۔ وہ دین کو کیسے اور دوزخ
کو کھائے۔ وہ دینی احکام کی حکمت اور
فلسفہ کو کیسے اور دوسروں کو سکھائے
وہ اپنے نفس کو ہر قسم کی اغوا اور دروہانی
کمزوریوں سے پاک کرے اور بالآخر وہ
ترقی کے ان تمام سائنوں کو چسپا کرے جو کبھی
ہوئی قوموں کو اور اٹھانے کے لئے ضروری
ہوئے ہیں یا وہ رکھنا چاہیے کہ تم کہہ
سنے صرف پاک کرنے کے ہی نہیں ہیں بلکہ
ترقی دینے اور اُپر اٹھانے کے ہی ہیں
اس لئے بزرگ بچہ ہم کے لفظ میں یہ دونوں
مفہوم شامل ہیں۔ یعنی پاک کرنا اور اُپر
اٹھانا۔ اس طرح یہ سب چار مقصد ہوتے ہیں
اور یہ سارے مقصد انصار اللہ کے مظہر
ہوتے ہیں

یہ کام اتنا وسیع ہے کہ اگر انصار اللہ
کے ہر مذہب کا سادہ اور ساری توجہ صرف
اسی مقصد کے حصول میں خرچ ہو جائے
کہ یہی ہم کہہ سکتے ہیں کہ پاک صلی اللہ علیہ
وسلم نے یہ سارے کام سہرا کام دیکھے آپ
کے ہر مذہب کا سادہ اور ساری توجہ صرف
اسی مقصد کے حصول میں خرچ ہو جائے
کہ یہی ہم کہہ سکتے ہیں کہ پاک صلی اللہ علیہ
وسلم نے یہ سارے کام سہرا کام دیکھے آپ

لئے ایک اعلیٰ قوم کو خدائی احکام کا سبق دیا۔
آپ نے ان کو ان احکام کی حکمت اور لفظ
سے بصورت احسن آگاہ کیا۔ آپ نے ان
کے اندر وہ پاکیزگی اور وہ عبادت پیدا کر
جو دنیا کی تاریخ میں عدم المثال ہے۔ آپ
نے عربوں کی گری ہوئی اور سچی میں پڑی ہوئی
قوم کو اس طرح اور اٹھایا اور ان کے لئے
ترقی کے ایسے سامان مہیا کئے کہ وہ دیکھتے
ہی دیکھتے ساری معلوم دنیا پر چھا گئی۔ اور
ایک اعلیٰ قوم ہوتے ہوئے دنیا کی اعلیٰ امت
بن گئی کہ آج جو یہ کہ نئی فائدہ ممالک اس
بات کو بخالیہ کرتے ہیں کہ ماری استثنائی
بیداری کا باعث وہ علوم ہوئے ہیں جو ہمیں
مسلمانوں کے ذریعہ حاصل ہوئے۔

ہم اپنے اس افتتاحی خطاب
میں تعصبات سے جاننے سے پہلے انصار
اللہ کی خدمت میں میری پہلی نصیحت یہ ہے
کہ وہ انصار اللہ کے لفظ پر غور کریں اور
پھر غور کریں۔ اور اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھ
لیں کہ وہ خدا کے کاموں میں خدا کا مددگار
بننے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ اور انہی
کاموں میں سب سے مقدم کام وہ ہے جو
ذکورہ بالا آیت میں آخروں میں صلی اللہ علیہ وسلم
کے سپرد کیا گیا یعنی اول کتاب اللہ کی
تعلیم۔ اور دوم احکام الہی کی حکمت اور
فہمہ اور سوم نفسوں کی پاکیزگی اور چھٹا
اور چہارم ترقی نشی کے سامانوں کا ہیکر کرنا
اور ان پر خود چلنا اور دوسروں کو چلانا۔
اگر انصار اللہ بظاہر صرف اسی جھوٹی نصیحت
پر ہی کاربند رہ جائیں تو اس نصیحت کے
نقصان نہیں دھقیقت کسی اور نصیحت کی
شہرت نہیں رہتی۔ وہ ان چار باتوں پر
عمل کرنے سے بچ بچ انصار اللہ میں خدا
کے مددگار اور خدا کے دست بازو اور
دنیا کی قوم نمبر ایک بلکہ غیر الامت بن گئے
ہیں۔

پھر میرے سلسلہ کے بانی حضرت سید
محمد علیہ السلام کا ایک ایہام ہے کہ۔۔
یحییٰ الدینی و یقیم الشریعۃ
یعنی ہمارا بار مردہ مرس دین
کو زندہ کرے گا اور شریعت کو
قائم کرے گا۔

اس عجیب و غریب خدائی ایہام میں یہ
اشارہ ہے کہ سید محمد کو حضرت سید
میں ہوگی کہ جب وہ بظاہر مردہ ہو چکا ہوگا اور
حیرتوں پر اس کا زعب باکل صحت چکا ہوگا
اور وہ مسلمانوں میں بھی شریعت پھیل کر کا
ختم ہو چکا ہوگا۔ مگر باوجود ان دونوں قسموں کے
مٹنا پڑا پر اسلام کی کوئی حیثیت باقی رہ جائے
قی اور نہ خود مسلمان ہی اسلام ہوتا ہے۔ میں
گئے۔ اور اس دوسری خارجی اور اندرونی
معیشت کی وجہ سے مسلمانوں پر ایک بھاری
استبداد آئے گا۔ کچھ خدا فرماتا ہے کہ ہمارا
سید مسیح جب دنیا میں آئے گا تو اس کے ذریعہ
آسمان سے آسمان پر مسلمانوں میں بیداری پیدا
ہوگی اور اسلام اسی ترقی کرنی شروع کرے
گا کہ وہ اپنی کھوئی ہوئی شان و شوکت کھ
لے اور بارہ حاصل کرے گا اور مسلمانوں کی
اللہ وئی حالت بھی ٹھہرا جائے گا۔

انصار اللہ کے قیام کا وہ مبرا مقصد
یہ ہونا چاہئے اور وہ حقیقت یہ ہے کہ
مقصدی کی تلاش ہے، کہ وہ تبلیغ کے ذریعہ
اسلام کی شان و شوکت کو بڑھائیں۔ اور
تربیت کے ذریعہ مسلمانوں کو خیر ساری اعمال انجام
پرانام کر دیں جس پر وہ ترقیوں اور نئی
ہوئے تھے۔ اس کے بغیر وہ کبھی بھی حقیقی
مسلموں میں انصار اللہ نہیں سمجھے جاسکتے۔

انصار اللہ کے نام کو حضرت سید محمد
علیہ السلام کی پشت کے ساتھ ہی لکھنا
تعلق ہے۔ یہ سب کچھ حضرت سید محمد
سید محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں
جالی شہرت پر اسلام کی خدمت کے لئے
بھارت کئے گئے ہیں۔ اس لئے سید محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کی شان میں لکھنا
اللہ کے نقلت حضرت سید محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کی شان میں لکھنا ہے۔ کبھی
سید محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خدائی کام میں اپنی مدد
کے لئے لوگوں کو ملایا تو اس وقت آپ نے
یہ اعلان استعمال کئے تھے کہ من انصار اللہ
الی اللہ یعنی "خدا کے کام میں میرا مددگار
ہوں۔ جو خدا ہے، جس پر حاریرا سے جواب دیا
تھا کہ توحی انصار اللہ، ہم تمہیں انصار اللہ
ہیں۔ جو خدا ہے، وہ ایک طرح سے سید محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ آئے ہیں۔ اس لئے
آپ کے لئے حاریرا کے جواب دہ کے
مسلمان انصار اللہ کا لفظ استعمال کیا گیا
ہے۔ جس کی وجہ سے ہمیں کذبہ کی نسبت
پڑا گئی ہے، کیونکہ خدا کا مددگار بننے کو آسان
کام نہیں۔

اب میں بعین تفصیل بیان کی لڑنا آنا سید
سب کے بیلت تو میں اپنے بھائیوں کی خدمت میں
بیرغزین کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت سید محمد علیہ
السلام کے زمانے سے وہی کہ جسے ملازم
جو خدمت میں نفس کر رہے ہیں کا خطرہ پیدا ہو گیا
ہے۔ اور اس احمدی بڑھو سے ہیں ماں کا
بڑھو ہمارے لئے بقا بڑی خوشی کا موجب
ہے۔ لہذا ہم میں ہم پر بھاری بھاری ای

فائدہ ہوا ہے کہ ان کی قربت کا خفا نہ ہوا
 رکھیں اور اس بات کی طرف توجہ نہ کریں کہ
 وہ ہمیں آنے کے باوجود اسلام اور اجماع
 کی مدد پر قائم رہیں یہ کام کسی اولیٰ نبی
 پر واجب ہے کہ جسے وہ یوں کہیں صحیح طریق
 پر تربیت کریں اور ان کے دلوں میں دین
 کی جھلک پیدا کریں اور اعلیٰ اخلاق سکھائیں
 دوسرے نمبر پر یہ کام اور میرے دل میں
 کے اساتذہ کا ہے جو اپنے اپنے ممالک
 میں بچوں کے لئے والدین کے ساتھ مقام پر
 ہیں اور میرے لئے یہ کام مرکزی تنظیم
 کے ماتحت ممالک علیحدہ ہونا چاہئے کہ وہ
 اپنے علاقہ کے اہل علم اور خصوصاً انھوں
 اہل علم کی اس طرح ملاحظہ کریں جس طرح
 کہ ایک چوتھا نمبر اور دینی تنظیموں
 کا دیکھنا کہ کتابہ اور کوئی نوان کہ نظر
 سے باہر رہے یہ کوئی معمولی کام نہیں
 بلکہ بڑی بڑی ذمہ داری کا کام ہے۔ کیونکہ
 وہی پڑھا پڑھی اسباب کے لئے اسے جامع
 کی آئندہ ترقی اور ان کی نسلوں کی حفاظت
 کا ادارہ ہوا ہے۔ تمام احمدی ماسٹرز
 ہونے چاہئیں کہ جن میں یہ تین بائبلوں
 پائی جائیں۔ اول شہادہ کی پابندی اور
 مذہب کی پابندی اور ملامتوں سے ایسی
 پرومٹاؤں سے بچنا اور صرف کھلی
 ہوشی کی طرح نہیں جھوٹے سے خالی
 ہوتی ہے۔ دوسرے خلافت اور مرکز
 مخلصانہ والہانگی جو گو جاہل سے
 وہ نہ بدست کھڑا ہے جس کے ساتھ
 باہر سے جانے کے بعد ہم اور دوسرے
 تنظیم کے بڑے بڑے احمدیوں سے جماعتی
 کاموں میں دلچسپی اور نفاذی جماعتی بندوں
 میں متحدہ لینا جو شخصی احمدی کہلاتا ہے
 اور اہل خانہ اور دعاؤں میں مست ہے
 احمدی کہلاتا ہے اور اسے خلافت اور
 مرکز کے ساتھ کوئی وابستگی نہیں احمدی
 کہلاتا ہے اور دینی سلسلہ کے کاروں
 میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتا اور نہ ان کا کوئی
 کوئی لینے کے لئے کوئی مالی قربانی کرتا
 ہے وہ ہرگز بڑے بڑے احمدی نہیں سمجھا
 جاتا۔ میری یہ بات تھی کہ ایسے شخص
 کا نام آسمان پر بھی نہیں احمدیوں کی
 فہرست میں درج نہیں ہوگا۔
 میں اسے انصار اللہ میری ہی
 کیفیت کو فراموش نہ کرو اور میری کہنا
 ہے جو تمام مہربانوں میں سب سے بڑے
 کوئی بھی اہمیت نہیں میں شہادہ کی پابندی
 اور نفاذ اور مرکز کے ساتھ مخلصانہ
 وابستگی اور جماعتوں میں دلچسپی اور ان
 کا لینے کے لئے مزہبی بندوں میں
 حصہ لینا۔ یہی اہمیت سمجھنا ہونا کہ کوئی
 شخص اعلیٰ میں قائم ہونے پر ہے یہی
 نیکو ہے اپنے اندر پیدا کرنے کو اللہ تعالیٰ
 اس کی بہت سی اہمیتوں میں کوئی کوئی
 زیادہ ہے

پھر میری جماعتوں کی مدد سے
 یہ لگتا ہے کہ بعض جگہ ممالک جماعتوں میں
 اتحاد اور اتفاق کی ہے اور جموں جموں
 ہاں پر چھوڑ کر کے اتفاق کا بیج پڑھا
 جاتا ہے ہاں روگ اس بات کو قبول کرتے
 ہیں کہ سنوں کو لبلیان صرغوں
 میں کہنا چاہئے۔ انحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم حدیث میں اسے سنت کے ساتھ لفظ
 ہی کہہ دے۔
 مَن شَدَّ شَدَّ ذِي النُّسْخِ
 یعنی جو شخص جماعت سے الگ ہو گیا
 ہوتا ہے اور جماعت میں تفرق
 پیدا کرتا ہے وہ اپنا ٹھکانا
 آگ میں بنائے کے لئے تیار
 ہو جائے گا
 خدا ہم سے ہمارے لئے بھاری
 ہے کیونکہ جوئے جوئے اختلافوں کی
 وجہ سے آگ میں ٹھکانا بنانے کے لئے
 تیار کر دی گئی ہے۔ انحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم جو ہاں تک فرماتے ہیں کہ اگر کسی
 جماعت میں تم کوئی ظلم کیا جائے اور کسی
 ساتھ بے اعلیٰ کا طریق چلتا جائے اور
 اور ہمارا حق مانا جائے تو پھر بھی تم جماعت
 کے ایک دو مرکز نہ ٹوڑو۔ اور بائیں
 حصے کا نام نہ لیا دوسرے کاروں کے
 سامنے اپنا معاملہ پیش کر کے فیصلہ کار
 اور پھر جو فیصلہ بھی ہو اسے شرح صدر
 کے ساتھ قبول کرو۔ میں امید کرتا ہوں
 کہ وہ تمام انصاف اللہ جو اس وقت
 رہو وہ کے مقدس مقام میں جمع ہیں وہ
 یہاں سے بندہ کے اطمینان کے ساتھ
 جماعت میں اتحاد اور اتفاق کے طریق
 پر قائم رہتے ہوں تفرقہ کے راستے
 ہی طرح نہیں گئے کیونکہ ایک ذریعہ
 سب سے جس کے ڈسے کا کوئی فلاح
 نہیں۔
 مجھے یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی
 کہ گذشتہ ایام میں شیخ زورہ کے مقام
 پر جماعت کے عملی کاروں کا ایک ترمیمی
 اجتماع ہوا تھا جو بہت کامیاب رہا۔ یہ ایک
 نیا خیال تھا اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ
 تعالیٰ ان دوستوں کو اپنے خیر سے
 جس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا اور اسے
 دوستوں کو بھی ترقی دے کہ وہ گاہے
 گاہے اپنے علاقوں میں ایسے اجتماع منعقد
 کر کے جماعت کے جذبہ بیداری میں کام
 لیں زندگی اور صحیح اور بیداری پیدا کرنے
 کی کوشش کریں۔ مسئول کا آپس میں ذکر
 سمجھنا اور تبادلہ خیالات کرنا اور جماعت
 ترقی کے لئے مفید محاذوں میں جہاد کرنا
 کام ہے اور اسے جتنا بھی وسیع کیا جائے
 کم ہے۔
 میں انصار اللہ کی خدمت میں بیکریک
 ہو کر چاہتا ہوں کہ ان میں سے جو دست
 ملی مذاق رکھتے ہوں یا کسی مذاق پیدا
 کر سکیں۔ انہیں ضرور اسلام اور اجماع
 کا تائید میں تعلق اور اعلیٰ مضامین تک
 کر جبکہ یہ سب اللہ کا قاب کا مانا چاہئے
 کچھ غصہ نہ ہوا ہے اسے عقل میں ان کے
 متعلق ایک مفصل مضمون لکھا تھا۔ اور
 دوستوں کو تحریک کی تھی کہ وہ اس
 طرف توجہ دیں جو برصغیر سے تو کسی حد
 تک توجہ دی ہے۔ لیکن تفرقہ و ستور نے
 توجہ نہیں دی۔ ہاں اسے دستوں کو یاد
 رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود کو اللہ
 تعالیٰ نے سلطان العظمیٰ کے فیصلوں
 لقب سے نوازا ہے۔ اس میں ہی اشارہ
 ہے کہ آپ کے تئیں کوئی بھی جماعت کی طرف
 زبردستی نہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ میں
 شخص کو لکھتا تھا نے سے ایمان و اخلاص کے
 ساتھ لازماً تفریق میں لکھنا چاہئے اور اسے
 اس میدان میں اپنی برکت سے لڑنا ہوتا ہے
 اس زمانہ خدمت دین کے لحاظ سے گویا
 ایک کان میں جہاد جاتا ہے۔ اس کے زبان
 میں یہ معمولی تاثیر ہوتی ہے۔ اس کا علم
 جادو کا اثر دکھانا ہے۔ پس اگر آپ کو
 تفریق و تفریق میں لکھنا چاہئے کہ اس
 میدان خدمت کے لئے شخصیں تو آپ کے
 لئے بہت بڑے لوگ تیار ہوتے۔
 جموں میں یہ جو موجود ہے۔ مگر وہ
 اسے استعمال نہیں کرتا وہ یقیناً بڑے
 گھائے کے سوتے میں ہے۔ ان تمام
 کرنے کا بہترین طریق یہ ہے کہ انہیں
 ضرورت کے مطابق مرکزی مجلس انصار
 کا اعلان کیا جاتا ہے جسے تحقیقی مقالے
 لکھنے کی ضرورت ہے۔ لیکن اگر محکم ہوتوں
 کتب دفتر کا بھی ذکر کر دیا جائے تو اسے
 مستند مضمون کی تیاری میں مدد ملتی ہو
 اس طرح لکھنے والوں سے دل میں مزید
 تحریک پیدا ہوگی۔ اور وہ بہتر تیاری کر
 سکیں گے
 اس موقع پر ایک خاص بات جسکی
 طرف میں مرکزی مجلس انصار کو توجہ
 دلانا چاہتا ہوں یہ ہے کہ انہیں فی الحال
 دسمبر ۱۹۱۵ء کو اور کراچی میں ساکن
 سب میں رہیں۔ مجلس مذکورہ باری کرنے
 کے انتظام پر غور کرنا چاہئے۔ یہ تینوں
 مقامات ایسے ہیں جہاں ایسے مجلس مذاکرہ
 کا انتظام بڑی خوش آہنگی سے کیا جا
 سکتا ہے اور ان جگہوں میں انتظام
 کرنے والے مناسب دستوں میں آسانی
 سے مل سکتے ہیں۔ فی الحال سال میں ہر
 جگہ ایک مجلس مذاکرہ کا قیام کرنا چوگا
 جسے پھر میں حسب حالات دیکھا جاسکتا
 ہے۔ مگر قرآن و حدیث یا قرآن و حدیث
 کا بغور فیہ یا اہتمام مذکورہ قرآن یا احکام
 کا تائید یا اہتمام اسلامی فقہ حدیث یا
 جہاد چہاں مشرہ تقاضوں سے تعلق رکھتے
 دانا کو فی مضمون منتخب کر کے مقرر کر لیا

جائے۔ اور اس پر اعلیٰ مذاق رکھنے والے لوگوں
 کو دعوت دے کہ وہ مسلمانانہ عقائد و عقائد
 جائے۔ ایک یا وہ اصحاب ملاحظہ فرمائیں اور
 اس پر دست نہ رکھیں جس شخص کو جو تائید
 نتائج پر پہنچنے میں مدد ہے اور صلوات میں بخاٹے
 کے ذریعہ وہ فرقوں میں رکھتی پیدا ہو۔ جو محبت
 کہ ایسی مجلس مذاکرہ اشارہ تھی اسے مفید
 اور بابرکت ثابت ہوا گی۔ اور حضرت مسیح موعود
 علیہ السلام کی اس پیشنگوی کے پورا ہونے کا
 راستہ کھلے گا کہ میری جماعت کے لوگ اس تفرقہ
 علم و معرفت میں کام حاصل کریں کہ سب دوسری
 قولوں کا منہ بند کر دیں گے۔

ایک اور بات میں اپنے تعارضوں سے بیکنا
 چاہتا ہوں کہ انصاف اللہ کو اپنے ممبروں میں
 جہاد کی پیکر پیدا کرنے کے کوشش کرنی چاہئے
 دینی عقائد سے وہ اسلام اور اجماع کا اعلیٰ نمونہ
 ہوں اور صرف ان کے اعمال سے ہم کو فائدہ
 نفع ہے۔ کیا اللہ کے احکام پر بھی گویا اسلام
 کا لفظ لکھا ہوا دکھائی دینا چاہئے۔ ان کے
 بلاتعلو سے تمام دوسرے لوگوں کو فوجی اور
 مال محفوظ رہیں۔ ان کے زبانوں سے محبت اور
 اخلاص کا شہدہ ہے اور ان کے کار و بار میں
 دیانتداری کا پیکر امتنا نمایاں نظر آئے کہ
 وہ دیانت و انصاف کا مجسمہ بن جائیں۔ اور ہمیں
 ان کی طرف کوئی آت منسوب کرنے کے بیان کا
 زور دست و دھنسی نہیں کریں کہ یہ بات بہ حال
 کبھی ہوگی۔ اللہ ہی دیانتداری اور دیانت
 گفتاری اور خوش خلقی اور احمدی کارہ
 اختیار فرماتا چاہئے۔

ایک آخری ملاحظہ میں میں اس وقت انصار
 اللہ کے لئے اس زور دینا چاہتا ہوں وہ
 انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں مذکور
 ہے کہ:-

مَنْ رَأَى مَقْلَبًا مَسْكُوًّا
 فَلْيُخْرِجْهُ بِمَدِّ يَدَيْهِ
 وَمَنْ رَأَى مَقْلَبًا مَسْكُوًّا
 فَلْيُخْرِجْهُ بِمَدِّ يَدَيْهِ
 یعنی جو شخص کو نا پسندیدہ باغلاب
 اعلان یا ظلم فریبی بات کو
 دیکھے تو اسے چاہئے کہ اس بات
 کو اپنے ہاتھ سے بدل دے۔ لیکن
 اگر کوئی شخص اسے حالت نہ ہو تو پھر
 سے اس کے متعلق اصلاح کی کوشش
 کرے اور اگر اسے یہ طاقت بھی
 حاصل نہ ہو تو کم از کم اسے لکھنا
 کر اپنے دل میں ہی رد کے ذریعہ
 اصلاح کی کوشش کرے۔

اگر ہمارے تمام انصار یعنی ان اساتذہ
 کیونکہ انہیں شہادہ و اجماع میں ان کے مابقی
 شہید الشہادہ تفریق پیدا ہو سکتا ہے۔ اور پھر
 کبھی بڑے نہیں ہو سکتے۔ اور نہ ہی انھوں
 اطلاق خراب ہو سکتے ہیں۔ بدی کوئی انھوں
 کے سامنے دیکھا اور جسے رحمت موعود
 رہنا فرمواں کی تباہی کا سبب ہوتا ہے۔
 لہذا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لیک

مالک اور شاہراہ اپنے اس خطاب کو نرم کرنا ہوں۔ شعور فرماتے ہیں۔ درست طور سے سمجھیں۔

یہ صحت خیال کر دو کہ میں نے نظری طور پر ہیبت کر لی ہے نہ کہ کچھ چیز نہیں۔ غلط تہا کہ دلوں کو دیکھتے اور اسی کے موافق تم سے معاملہ کر کے گا دیکھیں یہ بہرہ کفر نہیں تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ گنہگار ایک ذہن ہے اس کو صحت کھاؤ جو شخص جھوٹا اور نسیب کو نہیں چھوڑنا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دنیا کے پانچ میں چھٹا ہوا ہے اور آخرت کی طرف اٹھا کر بھی نہیں دیکھا وہ بیکر جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص باوجود یہ طور پر بدی سے اور ہر ایک بد عملی سے یعنی شراب سے تمنا بازی سے بد نظری سے خیانت سے رشوت سے

اور ہر ایک ناجائز تقرن سے تو یہ تمہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص چنگا نہ نماز کے التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دعا میں لگا نہیں رہتا اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اس بد نصیب کو نہیں چھوڑتا جو اس پر بلا وارث الہی ہے

۱۔ وہ مقررین حضرت سے اور عجمی و ساری کو اسلام اور اتحاد کا سچا خادم بنائے اور عداوت نہ رکھے اور خدا پر جو۔ آئین یا ارجم المراد میں : خاکسار مرزا بشیر احمد برہوہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۱۱ء دہلی کے رہنے والے ہیں۔

وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے سہیل کو اپنے ادنیٰ نیر سے بھی محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص نہیں پاتا کہ اپنے شعور اور کا گناہ بخشنے اور دیکھنے پر وہ آدمی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی سے بگڑتا ہے پتہ پتہ آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اس عہد کو جو اس نے بیعت کے وقت کیا تھا کسی پہلو سے توڑتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ اور جو شخص مخالفوں کی جماعت میں بیٹھتا ہے اور ان کی باتوں میں ملتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔

یہ سب نہیں ہیں تم ان زبوں کو کھار کسی طرح بیچ نہیں سکتے اور زاری اور رشتہ بینی ایک بگڑتی چیز ہے۔ ہر ایک جو بیچ وریج وریج طبیعت رکھتا ہے اور خدا کے ساتھ تصاف نہیں ہے اس حرکت کو ترک نہیں پاتا جو اس

دلوں کو ملتی ہے : میں یہاں مقررین پر اپنے اس خطاب کو تمہیں لوہیں دکھانا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے آپ کے اس اجتماع کو برکت مبارک و کرم سے آپ کا سچا خادم بنائے اور عداوت نہ رکھے اور خدا پر جو۔ آئین یا ارجم المراد میں : خاکسار مرزا بشیر احمد برہوہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۱۱ء دہلی کے رہنے والے ہیں۔

تقررہ جدید اراکان جماعت ہائے جامعہ ہندوستان

- ۱۔ حکم مولیٰ برائے صدر صاحب ایچ۔ سی۔ علی پادشاہ امر جہا عہدہ امر ایچ۔ ایچ۔ کی خدمت ۴ ماہ پر بعد نقل الرحمن مسلمان بن پادشاہ پادشاہ ایچ۔ ایچ۔ کو ایک نیا مقام پادشاہ امر جہا عہدہ امر ایچ۔ ایچ۔ کے ہاتھ میں دیا جائے اور ان کے مندرجہ ذیل عہدہ فرمائیے۔
- ۲۔ حکم کی۔ آجی عہدہ انقاد عہدہ کو سیکریٹریہ عربین جماعت احمدیہ لاکھنؤ (لاہور) ملا کر کیا گیا ہے۔
- ۳۔ حکم منشی محمد خان صاحب۔ صدر جماعت امرکٹر دھینکا ناٹا شہرہ
- ۴۔ دستاویز علی صاحب سیکریٹری تعلیم و تربیت۔ حکم کی ایچ۔ ایچ۔ صاحب سیکریٹری مال
- ۵۔ بیادشاہ صاحب سیکریٹری شریعہ و احکام الصلوٰۃ
- ۶۔ ناظر اعلیٰ تادیان

نبیوں اور رشتہوں کی شان

از محترم مولانا ابو العطار صاحب فاضل برہوہ

ہر قوم میں ہمیشہ نیک اور پاک لوگ بھی ہوتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی پاک محبت کا شعہ ہر دل میں موجزن کیا ہے۔ اور ہر دم کے اندر اپنی محبت کی لگی لگا دی ہے۔

بادیان مذہب انسانی عظمت کو راجا کر کے لئے آئے ہیں اور ان کی محبت سے نیک اور پاک انسانوں کی روحوں میں خیر معمولی نوع پیدا ہوتا ہے۔ کو لایا انہیں یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ آئے جانے نبی اور ظاہر ہونے والے رشتہ میں خدا کی آواز بلند ہو رہی ہے۔ ان کے ذریعہ خدا کا پریم بھرا پیغام ان کے کانوں تک پہنچ رہا ہے۔ خدا کی محبت کا پانچا ان کی طرف بڑھ رہا ہے۔ ایک رنگ میں نیک لوگہل کا یہ شعور درست ہوتا ہے۔ وہ اپنے وقت میں ان نبیوں کو خدا یا خدا کے بھیجے نہیں جانتے تھے۔ ان کی پاک زندگی ان کی محبت بھرا اسلوب اور ان کی بے مثال ہمدردی خلق ان کے نام لیواؤں سے لئے غیر معمولی کشش اور الہامی لذائذ کا موجب بنتی ہے جس طرح جمہاں باریشن برہمنے پر زندہ زمین پر حرکت پیدا ہوتی ہے۔ اس پر ردیدگی آگ آتی ہے۔ پواہل میں سبز سبز شاخیں ممکن شرموع ہوجاتی ہیں۔ جو پتوں اور پھلوں اور پھلوں سے لڑ جاتی ہیں۔ یہ سارا انقلاب اور یہ تمام تبدیلی بارش کا نتیجہ ہوتی ہے۔ اسی طرح جب روحانی بارش کا نزول ہوتا ہے۔ اور خدا کا کوئی نبی اور رسول ظاہر ہوتا ہے تو پاک دل انسانوں کے لئے موسم بہار کا آغاز ہوجاتا ہے اور قلوب میں ایک پاک اور اعلیٰ تبدیلی کی ابتدا ہوجاتی ہے۔ گویا انہی بارش کے آنے سے فنی زمین اور دنیا آسمان بن جاتا ہے۔ اور یہی وہ عملی معاشرہ ہے جسے تمام گناہوں کی لعنت کا مدعا ہوتا ہے۔

فرزند نبی اور رشتہ ایک محبت کا پیغام ہے کہ آتے ہیں۔ اور پریم کی ہائسری میسر کر اللہ تعالیٰ کے عاشقوں کو ایک جگہ جمع کرتے ہیں۔ جو لوگ اپنے بڑے اعمال کے باعث اپنے دلوں کو گندہ کر لیتے ہیں۔ اور وہ آسمانی محبت اور روحانی پریم کی

چٹاری کو کھجوا دیتے ہیں۔ ان کے لئے نبیوں کی آمد وہ بھر معلوم ہوتی ہے وہ ان کی آواز سے فریادیں ہوتی ہیں۔ بلکہ جس طرح بیمار آدمی کو اچھی سے اچھی غلظت بھی بڑھی معلوم ہوتی ہے۔ اور اس سے مزہ پیرینا ہے۔ اسی طرح رشتہوں اور پیغمبروں کے وقت بڑے لوگ اس آسمانی ماندہ سے مزہ پیر لیتے ہیں۔ بلکہ ان لوگوں کے مخالف ہوجاتے ہیں۔ جو اس روحانی نعمت سے محروم ہوجاتے ہیں۔ لیکن مخالفین سے محروم ہوجانے کا وہ تو یہاں تک غراب ہوتا ہے۔ کہ وہ اس آسمانی پیغام کے شدید مخالف ہوجا کر اسے شانے پیر کر لیتے ہوجاتے ہیں۔ اور دن رات اس کے نیت و نالود کرنے کے درپے ہوتے ہیں۔ یہ کشمکش کچھ عرصہ جاری رہتی ہے۔ آخر کار وہ لوگ خدا کی محبت کے پودے کو عام انسانی تلوہب یا بھی سرسبز و شاداب کرنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں جنہوں نے اپنا سب کچھ اس مشق کے لئے تیار کیا ہوتا ہے اور جو ذلی محبوب کے نام پر ہر قربانی کی صعوبتیں اٹھاتی ہیں۔

لہذا بیادشاہ زمانہ میں بھی خدا تعالیٰ نے ایک برگزیدہ انسان پر قبلی نسیب مارا اس کے دل کو اپنی محبت کا پہلو بنایا ہے۔ اور وہ اپنے محبوب کے بندوں کو مشرق و مغرب سے آواز دے کر بلوا رہا ہے۔

آؤ لوگو! کچھ ہی روز خدا پاؤ گے تو تمہیں طوبیٰ کیل کا بتایا جائے ۲۵ بھی بڑے رشتہوں کے ذمہ کو دہرایا جاتا ہے۔ مبارک ہیں وہ جو ایٹور کے پریم میں نونانی بن کر دنیا کے لئے شمع کی مانند چمک رہے ہیں اور لوگوں کو سونو کدے میں خاک دار اہل اطوار جانہری

وہ خواہ امت دعا خاک کو خدا تعالیٰ سے مودت سے دیکھ سلاشہ کی درمیان شیبہ کو تیسری کی عطا فرمائی ہے۔ اصحاب جماعت دور بیان اس کی درازگی عمر نیک و صالحہ ہونے کے لئے دعا فرمائی۔ خاکسار صاحب جماعت اور پادشاہ تادیان

خدمت قرآن — اور — جماعت احمدیہ

اے بے خبر! خدمت قرآن کریم بندہ بجز زبانِ میثرت کہ بانگ برآید فطال تمناؤں

(راجہ الموعود)

انکرم مولیٰ شریف جہ صاحب امتیاء اخبار امیرہ مسلم مشہور مدراس

(۱)

مخمس اللہ جس یہ خبری تمنا تھی کہ
آری دور میں ہی اسماعیل بن ابی بکر
الذہبی پر پانچویں - جو پیش رو ہوگا
اور جس کو کتب افسانہ کے لئے ایک کامل
سحریت دی جائے گی - چنانچہ اس میں
میں صرف بائبل میں سے آدھوں کی
پیشگوئیوں اور ذیل کی جاتی ہیں - وہ نہ
کے مصلحتوں میں ہی اس سے نئی ملتی
کہوں سوچ رہے ہیں اور اس قسم کا
بیان مذہب میں کم پیش پایا جاتا ہے
وہی حضرت مولانا عبدالمصطفیٰ کے سرفراز
خبر دہائی

” اور خداوند نے مجھے کیا کلاموں
نے جو کہ میں سوچا تھا میں ان
کے لئے ان کے عقیدوں میں
کے کلمہ سا کہ میں برپا کروں گا
اور ایسا کلام اس کے نہیں
کلاموں کا - اور پھر مجھے اس
سے زمانہ کا وہ سب آگے
کے گا کہ راستہ (۱۸)

اور یہ وہ برکت ہے جو سب
مرد خدا نے اپنے مرتبے سے
پرستی ہی اسرائیل کو بخش اور اس
کے کیا کہ خداوند سینا سے
کیا عقیدے سے ان پر طوفان بنا
نگران کی ہے چنانچہ وہ جو
گروہ - اس میں ہزار توڑوں
کے ساتھ آیا اور اس کے
دینے یا ہم میں ایک آتشیں
تقریب ان کے لئے تھی؟

(۲۳)
(ب) حضرت سید محمد علیہ السلام نے
یہ اسرائیل کوئی طب کہتے ہوئے
کہا کہ

” تم مجھ سے اور مجھ سے بائیں کہتی
ہیں مجھ تم ان کے بڑا خدمت
نہیں کر سکتے - لیکن جس میں
سچائی کی روئے آگے آگے ہو
سچائی کی راہ دکھائے گا اس
سے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہ
لیکن جو چاہے سے گا وہی ہے
گا - اور نہیں آئندہ کہ خبریں
دے گا - وہ میرا مخلص ظاہر
کرتے گا؟

دہریہ (۱۹)

(۲)

قریب و اعلیٰ کے شکر کہ **بہارِ نبوی**
کے مطابق تک عرب میں ہی اسرائیل کے
کھائوں یعنی بنی اسماعیل میں ان میں
یعنی حضرت علیؑ کے لئے کا طور ہوا -
چنانچہ انہوں نے فرماتے
(۱) الرسول اللہ یعنی اسماعیل لذلک
یعنی وہ نہ کہتا کہتا ہے
فی المراتة والاحزاب
وامراف (۲)

(ب) انارسلنا المیکم رسولاً
شاهداً علیکم کما ارسلنا
الماضیون رسولاً (المزلنہ)
یعنی نبی عریض مسلم وہ نبی ہیں جن کے ظهور
کے بارہ میں تو بیت اور انجیل میں ظہور
لا جو دے گا اور رسول تم پر ایسا نکلا
ہے جس طرح وہ رسول حضرت مولانا علیہ

السلام) جو چونکہ کفر میں گیا تھا
نبی عریض علیؑ کے لئے کو شریعت
دی گئی - وہ ہی کامل مالک اور انہی شریعت
ہے - چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ
(۱) ایما کم کلتکم دینکم و
انعمت علیکم لیفتی و
رضیت لکم الاسلام دینا
(المائدہ)

(۲) ان حوالاً ذکرنا للاحالیین
(التکویر)
(۳) انما نحن نزلنا الذکر کما نزلنا
لما خلقناکم (الجرم)
(۴) خیمتکم خیمہ (التیم)
کہہ نے دین اسلام کو ایک نکل دین
جلیا ہے اور اس طرح اپنی نعمت کو ہم کو بھی
کہا ہے - پھر ان مجید تمام نسل انسانی
کے لئے ذکر و نصیحت ہے جو ہم نے
اس کلام پاک کو نازل کیا ہے - اگے اب

ہم ہی اس کے محافظ و نگہبان ہونگے - اس
قرآن میں جملہ انسانی شریعتوں کو قائم کرنے
والی نصیحتیں اور انہی تعلیمات
کہی گئی ہیں - اب یہ تعلیمات قائم ہی رہیں
گا اور اس میں کوئی تبدیلی نہ ہوگا۔

(۳)

قرآن مجید کی حفاظت کا وہ وہ خدا تعالیٰ
کی طرف سے کیا گیا - قرآن کی نقلی حفاظت
کا یہ انتظام فرمایا تاکہ اس کے محفوظ و محفوظ رہے
مطلوب انسانی میں پیدا کر دیا - نزول قرآن

کے وقت سے کہ ایک تک کر ڈھا ہوا
نے اسکو زمانہ یاد کر کے اپنے سینوں میں
محفوظ کر لیا۔ اور یہ سلسلہ محفوظات اللہ
تعالیٰ سے نکالنا تک جاری رہے گا۔ سائنس
کی دائمی حفاظت کا خدا تعالیٰ کے طرف سے
کوئی رندہ نہ تھا۔ وہ محض مخصوص قوتوں
اور مخصوص زمانے تک کے لئے تھے۔ اس
لئے وہ اپنا مقصد پورا کر لینے کے بعد مگر
زمانہ کے ساتھ ساتھ کفریت تبدیل کا
شکار ہو گئے۔ پھر چونکہ قرآن مجید ایک دائمی
اور ابھی شریعت ہے۔ اور اس کی تعلیمات
سب زبانوں کے لئے اور عالمگیر ہیں۔
اس لئے اس کی حفاظت کا خدا تعالیٰ نے
خاص طور پر وعدہ فرمایا - اب یہ کائناتی
میں ہر قسم کی انسانی دست برد اور تخریب
و تبدیل سے محفوظ رہے گا اور محفوظ رہے
چنانچہ

(۱) اس اسم کے شریف معانی پر ہم
بھی اس قرآن پر جو ہمیں کمال
کے علاوہ ہمارے پاس نہیں
تیم کی صفات موجود ہے انسانی
شہادت کی اور اس پر انہی شہادت کی
بھی کہ یہ کتاب ہم سے ہے
ہے وہی ہے جو خود محمدؐ نے
دینا کے ساتھ پیش کی تھی اور
اسے استعمال کیا کرتے تھے۔

و ان آیت محمدؐ
(ب) اسی طرح افسانہ کے پڑا ہوا
میں یہ صفت قرآن کے لئے ہے
سود ہے کہ
” ہر وہی ملایہ کی یہ کو شہادتیں
وہ ثابت کریں کہ قرآن میں خبر
کے زمانہ میں بھی کوئی تبدیلی ہوئی
ہے یا نکل کا نام ثابت ہوئی ہے
اس میں آسمانی یعنی قرآن مجید کی معنی حفاظت
کے لئے سلسلہ جموں کے اجراء کا وعدہ
فرمایا گیا۔ چنانچہ حضرت علیؑ کے لئے
فرماتے ہیں -

” ان الله بعثت لهدی کما الا
علیؑ رأس کل سائفة منسنة
من یجد دلہا دینہا -
(ابو داؤد صلیب)

اس لئے اللہ نے ہر صدی کے لئے ایک
مبعوث فرمایا کہ جو دین اسلام کی
تعمیر کرتا رہے گا - اور تمام قرآنیکہ
کہنے اسلام کے روشنی چرو کو دنیا کے

کے ساتھ پیش کرنا رہے گا۔ چنانچہ اس دین
نبوی کے مطابق ہر صدی میں ایسے عہدوں کو ہم
تشریف لائے اور تجویز دین اور اشاعت علم
قرآن میں مشغول و معروض رہ کر اسلام کی خدمت
و عقابیت کے موجب ہوئے۔

(۴)

احادیث میں ایک پیشگوئی پائی جاتی ہے
کہ اسلام کی ترقی دشمنیت کے بعد ہی ہوگی
نزول و ادبار کا زمانہ آئے گا اور مسلمانوں کی
عملی حالت نہایت خراب و خستہ ہو جائے گی۔
قرآنی علوم بھی اٹلے جائیں گے چنانچہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے ہیں -

” یا قلی الناس زمان لا یبعث
من الاسلام الا احمق ولا یقی
من القرآن الا رجمہ مساجدہم
ہامسہ وھی خوابیہ الہدی
علمہم شوق من تحت ایدیہ
الصحاح و رشتہ کتاب العلم

کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ اسلام
نام باقی رہ جائے گا مگر احمق اور کلاموں میں موجود
نہ ہوگی۔ قرآن مجید کے الفاظ باقی رہ جائیں گے
علوم پر رہا ہی ہوگا جائیں گے مساجد خوبصورت
اور عالی شان بنائے جائیں گے اور لوگوں کی ہر بات
و رعایت سے خالی ہوں گی۔ علماء اس سے
اصلاح امت کے ذریعہ کی جاسکتی ہوگی۔

دعویا
بہترین مطلق میں کیے ہوں گے۔ نقد انگریز
اور نقد ہمدردی ان کا محبوب شغل ہوگا
نگہ اس انداز کے ساتھ ساتھ حضرت
رسول مقبول صلی علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسیؓ کی
پشت پر ہاتھ رکھ کر یہ بات بھی سنائی کہ
” لو کف الیمان بالقرآن لذلہ
وجاہل اور جملہ سن ہو

و ہماری کتاب التفسیر
کہ اگر اس زمانہ میں ایمان شریا ہی پہنچ گئی ہوگی
تو ایک ناری اہل ایمان قرآن کو وہاں
اپس لاکر تجویز دین کی مبادیہ کے گا قرآنی
علوم کی ترقی و ترقی و اشاعت ہوگی اور اسلام
کا شور و جہر محکم اٹھے گا چنانچہ اس
پیش گوئی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے جو عہدیں
سوی جبر میں جو خود انکم حضرت مرثا غلام احمد
صاحب تالیفات باقی سلسلہ عالمی احمدیہ کو بھیج
دیں بنا کہ یہ مشرف فرمایا تاکہ آپ دین اسلام
کا نقیب دیجیہاں دیان پمات کریں - آپ کی پشت
سے قبل بعثت ملایہ یعنی کفار کائنات اللہ کے
مقدم امر اور ان کو جانتے کے بعد سے انہیں
دیگر آیت کے مستفاد قرار دیا اور بعض

آیات کو اس طرح مستفاد قرار دیا کہ
اہل علم نے مستفاد آیات کی فضیلت بیان کر کے
اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کو ہی گویا ہوا
شیخ کا خیال بھی سرسرا مٹا اور مطلقاً بعض
قرآن یہ تھا - ہالی اور ہالی ترقی کے لئے
بہر کردی - جب کہ مشرف صحت اسلام کو
قرار دے کر اس کے اہل ایمان اور کتب و
کو شرفیت قرار دیا۔ ایسے خطرناک وقتوں میں

تقرآن یہ تھا - ہالی اور ہالی ترقی کے لئے
بہر کردی - جب کہ مشرف صحت اسلام کو
قرار دے کر اس کے اہل ایمان اور کتب و
کو شرفیت قرار دیا۔ ایسے خطرناک وقتوں میں

تقرآن یہ تھا - ہالی اور ہالی ترقی کے لئے
بہر کردی - جب کہ مشرف صحت اسلام کو
قرار دے کر اس کے اہل ایمان اور کتب و
کو شرفیت قرار دیا۔ ایسے خطرناک وقتوں میں

نہی ۵۱ اصل انسان حضرت بانی صلوات اللہ علیہ
 تھے متذکرہ بالا دونوں رساں کی تردید نہ کرتے
 چوتھے اعلان زیادہ
 "وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ كَالطَّيْرِ ثُمَّ سُخِّرْنَا
 فَطْرَتَهُمْ وَمَا كُنَّا بِمُتَّبِعِينَ إِلَّا عَلَىٰ
 سَبِيلِ اللَّهِ فَإِن تَبَتَّ مِنْهُ حَبْرٌ
 مِّمَّا كَانَتْ يَدَاكَ تُسْقِطُهُ مِن قَبْلِ
 أَنْ يُصَٰلِحَ عَلَيْهِمْ وَخِطْبَةُ اللَّهِ هِيَ
 الْعِزَّةُ لَأَكْبِرُ عَلَيْكُمْ فَوَعْدُ اللَّهِ
 كَبِيرٌ" (۱۰۱)

۱۰۱۔ ایک کوئی ایسی وہی یا ایسا ایسا
 مہمان بن کر نہیں ہو سکتا جو
 احکام و قوانین کی ترمیم یا تفسیر یا کسی
 ایک حکم کو تبدیل یا تفسیر کر سکا ہو
 اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے
 نزدیک جماعت مومنین سے خارج
 اور محروم و کافر ہے

۱۰۲۔ انشاء اللہ
 وہ اپنی جماعت کو حضور علیہ السلام
 جیسے ہوتے رہتے ہیں کہ:-
 "قرآن شریف کو مجھ کی طرح نہ
 چھوڑ دو کہ تمہاری ایسی میں زندگی
 سے ہم دگ قرآن کو عزت دیں
 تھے وہ آسمان پر عزت پائی گئے
 جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک
 قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے
 ان کو آسمان پر مقدم رکھا دے
 گا۔ ذوق انسان کے لئے مرنے
 زمین پر اب کوئی کتاب نہیں کر
 قرآن اور تمام آدم زادوں کے
 لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں
 مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم (۱۰۲)

۱۰۳۔ تمہاری تمام صفات کا ترجمہ
 قرآن میں ہے کوئی تمہارے ایسے
 دینی صفات نہیں ہیں قرآن میں
 نہیں پائی جاتا کہ کوئی تو جہل
 حضرت مسیح و سوره علیہ السلام اپنی عظمت کا
 مقصد کسی قدر شاندار انداز میں بیان فرماتے
 ہیں:-

"میں تمام لوگوں کو قبیلہ قرار دیا ہوں
 کہ اب آسمان کے بچے اعلیٰ اور
 اعلیٰ طور پر روزہ رسول صحت
 ایک ہے جو محمد مصطفیٰ صلی
 اللہ علیہ وسلم اس نبوت کے
 ساتھ نہ لے گئے سچ کہے صحابہ
 ہے جن کو کھٹک ہوا وہ تمام اور

آپ کے لئے ہے یہ اٹھا زندگی
 ثابت کرانے۔۔۔۔۔ خدا نے
 مجھے بھیجا ہے۔ کہ میں اس بات
 کا ثبوت دوں۔ کہ زندہ کتاب
 قرآن ہے۔ اور زندہ دین اسلام
 ہے اور زندہ رسول محمد مصطفیٰ
 صلی اللہ علیہ وسلم ہیں
 دیکھو زندہ رسول

حضرت بانی سلسلہ عالمی احمدیہ کی ساری
 عمر اسی مقدس مشن کے حصول میں گذر گئی۔
 آپ کی اسی کتاب "ادوہ و مرآۃ" اور "ظہیر
 اسی اور پریشا ہونا ملتی ہے۔ اپنے اسلام
 کا زندگی اور شریعت اسلامیہ قرآن
 مجید کی حقانیت اور افضلیت کو باہر
 ساحلہ اور دلائل قاطعہ سے الی رنگ میں
 ثابت کیا کہ کسی مخالف کو اپنے مقابلہ
 کرنے کی جرات نہ تھی۔ قرآن مجید کے
 وہ مخالفین و معاندین بیان فرماتے کہ
 دنیا پر ان مشہور مدعی اور مخالفین
 قرآن کو بھی عظمت قرآن کا آثار کو لاپرواہ

۱۔ سلسلہ عالمی احمدیہ پر تیارہ اسلام کے
 اندر اشاعت قرآن مجید کا ہے چنانچہ
 تھا۔ اپنی جذبہ اخبار و حضور کے مندرجہ ذیل
 کلام سے بتو ہے۔ فرمایا ہے
 درد و کوشش صورت قرآن عیان نمائند
 آن خود بیان کر دے خدا نازل فرمائند
 مدد باریتس ہائیکم از خستہ ہی اگر
 بیند کوشش و کوشش قرآن ہائیکم
 یارب پرینم قرآن فقہ است
 یا خود و درین زمانہ کلمے راز دلائل
 لے بیے چھپر کو کثرت قرآن کریم مد
 زان پیشینہ کہ باہر آید بآئند
 علوم و ترقی کی اشاعت کے کسی جذبہ
 سے رشتہ جو کہ آپ کی جماعت پر عزم نے
 کر رکھی کہ قرآن مجید کو مختلف زبانوں میں
 ترجمہ کر کے دنیا میں پھیلا دیں گے چنانچہ
 باوجود قلت تعداد۔ تو وہ دو سال قریب
 ناموافق حالات کے مختلف ممالک میں
 مشن قائم رکھے۔ مبلغین بھجوائے۔ اور دنیا کے
 چودہ زبانوں میں جماعت احمدیہ قرآن مجید
 کے تراجم کرا دیا گیا ہے۔ ان میں سے
 انگریزی، پنجابی، عربی، سواحیلی اور گرجی
 زبانوں کے تراجم شائع ہو چکے ہیں اور
 اہل علم سے سخت قدیمت حاصل کر چکے ہیں۔
 اور بالی زبانوں کے تراجم بھی اشدائند
 حضرت سیدہ حالات پیدا ہونے پر
 حضرت اشاعت میں آج گئے۔

ان تمام جمعوں میں سے جو مختلف
 مستشرقین، محققین اور ماہرین راست نے
 جماعت احمدیہ کے تراجم شدہ تراجم
 قرآن مجید پر کیے ہیں۔ صرف مدراجہ ذیل
 کتبے جاتے ہیں۔ جن سے جماعت احمدیہ
 کی قابل قدر ساری جملہ کا علم ہوتا ہے۔

۱۔ پروفیسر ایچ۔ آر۔ کب نے انگریزی

تقریباً قرآن پاک پر ایک کتاب لکھی کہ
 "یقیناً قرآنی تعلیمات کو جماعت
 کے ساتھ پیش کرنے کا یہ آغاز
 جدت کا حال اور ہر طرح قابل
 تحسین ہے۔ اگرچہ ان اقوام
 عقائد اس میں بیان کردہ اصول
 پر عمل پیرا ہو سکے۔ یقیناً کسی
 مذہب کا اپنا کھویا ہوا عقائد
 حاصل کر سکتے ہے"

۲۔ مسٹر جردیل لکھتے ہیں کہ
 "قرآنی تعلیمات کو ایسی شکل میں
 پیش کرنے کی کوشش کی ہے
 جو موجودہ زمانہ کی ضروریات
 کے مناسب حال ہے۔ یہ امر
 وہ حالی زندگی اور تلبیہ چودہ
 گنا آئینہ دار ہے۔ اور عمومی
 لحاظ سے درشن حیالی اور ترقی
 پسندی پر بدلتا کرتا ہے"

۳۔ جماعت احمدیہ کی خدمت قرآن کا اثر
 حال ہی میں مدینہ مدینہ مکتبہ نے
 "قابل رشک امتیاز" کے ذریعہ ان تقریر
 فرمایا ہے۔
 "ان سائیکلو پیڈیا امریکانا میں مستشرق
 جہی کے قلم سے ہے
 سندھوستان کی ترقیب احمدیت جیسے
 مرکز قادیان اور لاہور میں قرآن کو روٹے نہیں
 کے انتہائی سرواں کھینچا رہا ہے۔ یارب

بلکہ تازہ پیر اور صاحب الرائے
 الراجہ اور دونوں اصحابوں میں اس کے
 مسلکوں نے قرآن کا ایسی تفسیر پیش کر
 دی ہے جس جو مقرران تو مسلمہ کا توجہ جناب
 کر لینے والی ہے
 دانشا سائیکلو پیڈیا امریکانا جلد ۱۰ ص ۱۰۱
 کتبہ زیادہ روشنی ہوتی۔ اگر خدمت
 قرآنی کا یہ قابل رشک امتیاز
 جاری ایسی ہی جماعت نودہ۔
 دیوبند وغیرہ کے معترض آیا
 ہوتا ہے
 (صدقہ جدید مکتبہ روزہ پرنٹنگ مل)
 جماعت احمدیہ کے ساتھ خدمت تمام
 کا ایک شاندار پروگرام ہے جس کے حوالہ
 کے لئے ۵۵ دن رات رواں دواں ہے۔
 اور ہر ہفتہ اپنے منصفین کی طرف
 بڑھ رہی ہے۔ اس لئے خدمت ترقی کا یہ
 قابل وقت امتیاز ہی جماعت احمدیہ کی
 صداقت کی روشنی دلیا ہے۔ مکتبہ
 انڈیا کے لئے ہے مکتبہ علامت
 علیہ و صحابی "قراردی حق" مکتبہ
 اور آپ کے صحابہ کام کا کام تبلیغ اسلام اور
 خدمت قرآن تھا اور ہی کام ان زبانوں
 نامور رہا ہے حضرت اخوند خانی علیہ السلام
 کی جماعت کر رہی ہے۔ ہائے کاش ہمارے
 نادان مخالفان کو حقائق کو پیش نظر نہ
 کہ صداقت کے قبول کرنے کی سعادت
 حاصل کر لیں وہ
 حافظ لاکھنوت کے اعجاز کی حاجت نہیں
 انکشاف کافی ہے گویا میں جو خوشی کا

خواتین کا جلسہ
 از خدمت نافعہ محمدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

خواتین جماعت جلسے میں جب جمع ہوتی ہیں
 تو وہ اصلاح کے ارشاد کے موتی پر ہوتی ہیں
 خدا رکھے چمک ان کی کرے روشن زمانے کو
 طہاؤں کے جو دل چراغ ہیں خوش کردہ صلی ہیں
 جو اپنی ہمت عالی سے تارے توڑ لاتی ہیں
 پڑھنا کر چمک الفت کی درمولی کو چھتی ہیں
 بڑا سنجیدگی سے کام کرنے سے ملے مقصد
 مگر لہو و لعب میں جو تہنیں آخردہ رفتی ہیں
 وہی کرتی ہیں حاصل بالیقین مکن مرادوں کا!
 سویرے آگے کے منت جو دو دھڑ پانا ہوتی ہیں
 دعائیں کرتا ہے آگے کہ لجنہ کی ترقی ہو
 وہ جاگیں مسجد کی مانی جو غافل ہو سوتی ہیں

زودمانی توار ہے۔ چیا کہ وہ چیلے کسی دلت
ای ٹاٹری طاقت دکھا چکا ہے۔ یہ پینگونی
بازرگ کو کہ غریب اس مذہب اور سائنس
کی لڑائی میں جس دشمنی کے ساتھ پایا ہوگا
اسلام فتح پائے گا رحمان کے علوم جہیدہ
کے ہی زور اور مدد سے کہ جسے ہی نئے نئے
ہتھیاروں کے ساتھ چڑھا کر آدیں مگر انعام
کاران کے لئے مزین ہے۔
رہنہ نکالتا (اسلام)

یہ عظیم الشان پیشگوئی امام زمان حضرت
سزا عظام احمد علیہ السلام کی ہے جو انشاء
خدا برکت پوری ہوگی اور وقت آنے کا گواہ
کے یہ دشمن مذہب کی آغوشوں کی اگر حقیقتی
سکون اور اطمینان حاصل کریں گے۔ کیونکہ
مذہب ایک نظری چیز ہے۔ اور نظری میں جیت
رہے ہیں کو کوئی نشان نہیں رکھتا۔ اور ان کا ہاتھ
تھکر کر دکھا کر نظرت کی طرف رجوع کرتا ہے۔
ہیں نظر آ رہا ہے کہ مذہب جو کہیں انسان کو
ریتا ہے اس کی اپنی آزمائش کرتی ہے باہر
کے اور مانی ہاسک نہیں کو کوئی مسلمان
رکھی۔ اور نہ ہی وہ اس جذبے کو اسانی
ظہور سے مٹانے میں کامیاب ہو سکتی ہے
اور ہی اس امر کا ثبوت ہے کہ سائنس کا علوم
کی ترقی انسانی زندگی کا مقصد نہیں۔

ہندوستان کے وائس پریڈنٹ جناب
ادھاکر شیخ نے پچھلے سال انجی ایم میں
موسمی میں مختلف مذاہب کے اسکالروں
کے لئے ایسا قیام گاہ کا افتتاح فرمایا تھا
اس موقع پر آپ نے جو تقریر کی اس میں آپ
نے بتایا کہ انسانی روح ایک غیر محدود جسم کی
غاش میں سرگرداں ہے۔ اور اس میں انسانی
روح کے اس جذبے یا دوسرے الفاظ میں
ذہنی حواس سے بچنے کے لئے کوئی مؤثر عمل
نہیں ہو سکتا۔ اگر دنیا صرف سائنس تک
سے بچاؤ جاسکتی تھا تب تک نجات
کے قریب پہنچ چکی ہوتی۔ لیکن امر واقع یہ
ہے کہ انسان کا حال جذبات اور روحانی

مشاغل کا پیکر ہے۔ اس تقریر سے واضح ہے کہ ذہنی جذبات
کی نظرت میں داخل ہے اور جو چیز نظرتی ہو
اس کی ضرورت بالکل عیاں ہے۔
اسلام کی مقدس و مطہر کتاب قرآن
میں نے اسی حقیقت کو ان الفاظ میں بیان
فرمایا ہے ناقم و جمہل للمعدن حدیثاً
نظیرۃ اللہ الخی نظر الناس علیہم
لا یصلہم بل یخلق اللہ وذا ذلک اللذین
القیوم وانکن اکثر الناس لا یعلیہموا
یعنی ہم نے وہی حقیقت کی طرف
توجہ دیا ہے۔ ہمارا اس کی طرف پوری
توجہ اور کوششیں سے سائنس جو حقیقت
اور سائنس کی وہ ہے جو میں نظرت
کے سامنے ہر اظہار سے ہر انسان
کو پیدا کیا ہے۔ اور یہ نظرت اللہ
کی مخلوق ہے۔ اس میں کسی قسم کا توجہ
نہیں ہو سکتا۔ یہ دینِ نبی سے مگر اکثر

وگ نہیں جانتے۔
چنانچہ وہ تحقیق جنہوں نے مذہب پر عمیق
نگاہ ڈالی ہے وہ بھی اس نتیجے پر پہنچے ہیں۔
کہ مذہب ایک۔ نظری چیز ہے۔ پروفیسر
سٹیورٹ نے لسنڈین میں اور مرٹن نے
نے اس امر کا اظہار کیا ہے کہ لوگ اپنے
ذہن کی ساخت کے وجہ سے نظری طور پر
عجب سوچیں کہ ایک ایسی سٹی ری ایمان رکھیں
جو غریب و دروغی مطلق اور غیر متناہی جو وہ ہے
پس مذہب ایک نظری چیز ہے۔ اور کسی
کا عذر اور گھوٹا پر بیوقوفانہ اس نظرت کو
نہیں دلی سکتا اس لئے انسان پھر اس
نظرت کی طرف آئے گا اور اس بات کو تسلیم
کے گا کہ مذہب جو جو حقیقتی نہیں ہے۔
سکتا ہے مذہب ہی ہے جو عالمگیر اخوت
پیدا کرے اور مذہب ہی ہے جو حقیقتی

مساوات کا علم دار ہے۔
جس رنگ میں عالمگیر اخوت مذہب
پیدا کرتا ہے کوئی بنیادی سوسائٹی اور کوئی
دنیوی قانون ایسی اخوت پیدا نہیں کر سکتا
کیونکہ عام طور پر کسی ملک کا باشندہ کسی
دوسرے ملک کے قانون کو ماننے کے لئے
تیار نہیں ہوتا۔ لیکن اگر کسی کو بتا جائے کہ
یہ قانون خدا کا جو نہ کہ وہ ہے تو وہ اس پر
عمل کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ آجکل
اس پر بہت بڑی بحث ہوئی ہے۔ کہ خدا
کس وجہ سے ہوتا ہے کہا مذہب کا وجہ
سے یا ہمارے دماغ کی وجہ سے یعنی ہے
کہ نہ ہی ذہن کو خود تو نے سے مساوات پیدا
ہیں۔ ورنہ ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ مذہب پر
جیسا ہی عمل ہوتا ہے مذہب کے ذہن نے

اخوت پیدا کی ہے۔ ہمارے سامنے وہ
عظیم الشان مذاہب اسلام اور مسیحیت
ہیں۔ ان ہر دو کے ذریعہ دنیا میں بہت بڑا
اثر پڑا ہے۔ اور ان سب کا تعلیم اسلام کی
آمد کا ایک اہم مقصد اخوت پیدا کرنا ہوتا
ہے۔ چنانچہ حضرت محمد علیہ السلام کے
زمانہ میں بھی اخوت اور اتحاد کا لفظ نظر
آتا ہے۔ یہ حضرت عیسیٰ کے زمانہ میں بھی یہ
اقتدار نظر آتا ہے۔ اور حضرت محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو ایسی
اخوت و اسی اتحاد میں کی نظیر نہیں
ملتی۔ کیونکہ آپ کے ذریعہ دشمن اور دشمن
کے پیارے باہم ٹھکر بیوی گئے۔ قرآن مجید
تذکرہ ان الفاظ میں آتا ہے
کسبتم احداً علی ناکف بائین
قلو لیکم فاصبحتم بھمة ایضاً
علا دعائی نے اس آیت کا مفہوم ان
اخبار میں بیان کیا ہے
وہ دین جس نے اعداؤ کو احوال بنایا
وحوش اور ہوا کو انسان بنایا
ورنہ دن کو ٹھکر اور دن بنایا
گڑبڑوں کو عالم کی مسلمان بنا یا
جس جس قسم کا اتحاد مذہب کے ذریعہ
سے ہوا اس کی ترکیب اس کی نظیر پیش نہیں
کر سکتی۔
یہ بھی ہمارے سامنے ہے کہ نبی خدا ایسی
میں جنہیں اور مساوات جو۔ کہ ہر طرح آیت
جس پر یہ ان مذاہب نے مذہب کے اعدوں کو
پہنچا کر رکھا۔ اور جس میں دنیا اور عالم
میں جہت سزا ہو کر کچھ مدت گزریاں ہو گئی
کیں جب تک مذہب پر مجمع رنگ میں عمل
ہو رہا۔ باہم فسادات اور سرکشوں سے
رنگ محفوظ رہے ہیں۔ پس یہ سنا مذہب
کی وجہ سے نہیں بلکہ مذہب کے اصولوں کو
چھوڑنے کے وجہ سے ہوتا ہے۔
اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی قابل
توجہ ہے کہ دہریت کو چھلانے والی اس
قسم کی مشہور کجیات اور سائنس کی ترقی
کے باوجود عقل و غارت کا میدان پہلے
سے زیادہ گرم ہے۔
مشہور ہیں جو علیہ اشان دوسری
جگ ہوئی۔ اس میں گورڈون انسان
مدت کے گھاٹ اتار دیئے گئے۔ یک
کسی قسمی انقلاب کے وقت ایسی غوریزی
نظر نہیں آتی۔ پس مذہب ایسے اصولوں
کے لحاظ سے دنیا میں اس اور آشتی کے
ساتھ ہی ساتھ عالمگیر اخوت بھی پیدا
کرتا ہے۔ (باتی)

خاکر
بش احمد پانچواں اجماع مسلم
کے
مظہور کلمات کہتے وقت چپ
تجاہر کا حوالہ ضرور دیا کریں

العقاد جلسہ سالانہ

از حضرت خاتمی محمد سید الدین صاحب اکمل رحیمی

ہمارا جلسہ سالانہ آیا
کئی پچھڑوں کو بھر ملایا
خوش دہتے و خرم روزگارے
کہ یارے برخوردارے
گشتاں میں بہا رکھی ہوئی ہے
شگفتہ مہر کی کھینک ہے
خوش دہتے و خرم روزگارے
کہ یارے برخوردارے
شمار کی زیارت کر کے خوش ہو
سر اپنا آستان پر دھر کے خوش ہو
خوش دہتے و خرم روزگارے
کہ یارے برخوردارے
معارف کھل رہے ہیں آں کے سوا
چھوڑنے کے بھی سخن کو
خوش دہتے و خرم روزگارے
کہ یارے برخوردارے

(۱۵) مبارک روز روحانی دکھایا
کہ جو کچھ چاہتے تھے سب وہ پایا
خوش دہتے و خرم روزگارے
کہ یارے برخوردارے
خلافت رہو والستہ ماہیے
کہ گئے سب ترقی اس کے سہارے
نیک کی اپنی کشتی چاکن سے
نوشا دہتے و خرم روزگارے
کہ یارے برخوردارے

(۱۶) دعاؤں میں میں بھی یاد رکھنا
پر پیش عرض خانہ زاد رکھنا
خوش دہتے و خرم روزگارے
کہ یارے برخوردارے

نیشنل انگریزی

یا

قومی اتحاد و یک جہتی

اداکرم مولوی سید احمد صاحب انجمن اہل حق

اختلاف اور منافرت کی بھیجی میں
سنگے کے بعد اب ہندوستان کے
مختلف فرسے اس قابل ہو گئے ہیں کہ
ایک کا پیوند دوسرے میں لگا جائے
ایک کے تحمل و تربیت سے دوسرے
خوش چینی کریں اور ایک کے حق کردار
کو دوسرے بھی اپنائیں
وہاں بہت سخت ہوتا ہے۔ مگر کچھ دیر
آگ میں رہنے کے بعد وہ بھی پیوند قبول
کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ تنازع میں تو
کردار کی سختی و درستی مسلم ہے۔ مگر وہ
قوموں کے مصلحتی تعادم سے دونوں کے
کردار کو آگ لگوانی پیدا ہو سکتی ہے کہ خود
موجود اتحاد و یکجہتی کا رحمان پیدا ہو جائے
اس وقت ہندوستان کے قومی کارکنوں
کے دل میں عمل صلاح کی یہ غلط محسوس ہو
رہا ہے۔ اس رجحان کی حوصلہ افزائی ہمارا
اخلاقی فریضہ سمجھتے ہیں۔ خصوصاً اس وقت
جب ہم جماعت ہائے ہندوستان کا سالانہ
جلسہ منعقد کرنے کا دیاں ہیں اس جلسے کو
ہم یہ سلسلہ ایک ایسے دستاویز
خدا کی تعالیمات با دلاتا ہے۔ جو انسانی
عدوی اتحاد و یکجہتی کا سنگ میل بن کر
نازل ہوئے تھے۔

جو سب سے پیچیدہ سوال آیا۔ وہ فرقہ
دارانہ سوال تھا۔ اس تحریر میں سب سے
مناہاں کردار اور بڑی راج کے حلقہ
نصاب تعلیم نے ادا کیا جس میں ہم کوئی
شک نہیں کہ بہت سے لوگ آزادی کے
بندوبستی میں ان کی آبیاری کرتے رہے۔ لیکن
جب اس کے گرد سے پھیل کے کھانے کا
دست آئے۔ اس وقت کسی کے چہرے پر شہادت
تلم ندرہ سکی۔ بعضوں کے چہرے پر شہادت
مذہب مزاجی کے آثار روشن ہو گئے۔ اور بعض
دوسری جماعت سے وہ گمان ہو گئی۔ اس لئے
ضرورت پڑی شعبہ تعلیم کے قومی اتحاد
و یکجہتی کا نفاذ ہو۔
اس وقت ہندوستانیوں
تحریر اتحاد و یکجہتی کے
کے سامنے فیضان
التقضاء
کی ضرورت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ ہمارے

ادب اعلیٰ و عقیدہ کی طرف سے اسوں کی
صدارت و اکثر سمیٹوں کا ہندو سابق ولیبر
اعلیٰ ترین دلیل کی تعریف کی گئی۔ اس
تحریر کے بعد اب مسلمان ہند
سے سیرا آکر لیا جا رہا ہے کہ وہ ایران و
یونان کے غیر مسلم ہیروؤں کا ادب و
احترام کو ایک عظیم شخصیت کے طور پر
کرتے ہیں۔ مگر انہیں مسلمانوں کے سامنے
جب ہندو اکابر کا سوال آتا ہے تو وہ نہیں
اس ادب و احترام کی نظروں سے نہیں
دیکھتے۔ یقیناً یہ ایک اہم سوال ہے۔ اور
مسلمانوں کو اس کا نفسی کش جواب دینا
چاہیے۔

لیکن اس سے پیشتر کہ مسلمان ہند
اس کا کوئی جواب دیں۔ برادریوں کی کوشش
چاہیے کہ ان کی عرواق اور ہندو اکابر
کی تصدیقوں میں کوئی فرقہ بندی یا نہیں اگر
دونوں کی تصدیقوں میں کوئی فرقہ بندی
اور اہم ہو جائے۔ اور اگر ان دونوں
تصدیروں میں کوئی فرقہ ہے تو سمجھ لینا
چاہیے کہ یہ فرقہ مسلمانوں کی مخصوص
تعمیر سے پیدا ہوا ہے۔ اگر یہ فرقہ
دیا جائے تو مسلمان ہندو اکابر کا بھی
طرح احترام کوئی کے جس طرح وہ
یونان و ایران کے غیر مسلم ہیروؤں کا
کرتے ہیں۔

مرتبہ الوہیت انسانیت اسلامی
تعمیر کا
طرح امتیاز عقیدہ توحید سے مسلمان
کوئی انسان کو حرج الوہیت نہیں تھا
سکتا۔ وہ انسان کا احترام انسانی صفات
کی بنیاد پر ہے۔ مسلمانوں نے ان غیر
مسلم اکابر کو اپنا ہیرو مان لیا ہے۔ وہ ہی
ہیں جنہوں نے انسانی وصف کے باوجود
کرتے ہیں نمایاں حصہ لیا ہے۔ علم و حکمت
حذمت خلق اور تقویٰ و درپردہ کاری
انسانیت کے قابل قدر جو ہر مسلمان
ہر انسان کا قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے
جس میں ان صفات کا فہم نظر آتا ہے۔
سفر اطا، افلاطون اور ارسطو یا کسی طرح
کے دوسرے غیر مسلم اکابر مسلمانوں کے
تعمیر کی جیسی ہی ہر شخص کے مقام پر نظر آتے
ہیں۔ دیکھا میں پرستی انسانی جو کہ طلب

نظر آتا ہے۔
علماء ہندو کی طرز فکر
لیکن جب ہندو اکابر
کی شخصیت پر نظر
ڈالی جاتی ہے تو یہاں ایک کھانے پینے اور
مضی اقتصادوں پر عمل کرنے والے انسان
کو بھی الوہیت کے مقام پر ٹھہرایا گیا ہے
میں پر نہیں کہتا کہ وہ انسانی صفات سے منزہ
تھے۔ بلکہ وہ انہی سے کہ ہندو ولیبر
روایات میں ان کی عزت بعض ان کی قوت
الوہیت کے باعث کی گئی ہے علماء ہندو
نے ان کا تعظیم کی بنیاد انسانی صفات پر
نہیں رکھی بلکہ ان کے نزدیک جب کوئی
انسان حد انسانیت سے نکلیں کہ "سرد
الوہیت" میں نہیں ہے تو قابل تعظیم نہیں
ہے۔ مسلمانوں اور ہندوؤں کے طرز فکر
میں یہ اختلاف ہے جس نے عام ولیبر
سے مسلم اکابر کو "ہندو اکابر" سے دور رکھا ہے
لیکن دوسرا مقام حقیقت
حقیقت پسندی
یعنی واقعہ شناسی کا ہے
یہ مقام کلی قوم کے عوام کا نہیں ہوتا۔ علماء
اور حکماء کی اس نعمت سے بہرہ یاب ہوتے
ہیں۔ مسلمانوں میں جو لوگ اس نعمت سے
بہرہ ور ہوتے ہیں انہوں نے جب ہندو اکابر
کی شخصیت پر نظر کیا۔ تو وہ بھی ان کا ادب
و احترام کیسے با نذر نہ کرے یہ اسلامی
طہر کے وہی علماء و حکماء ہیں انہوں نے
راجہ کرشن چندری راجہ رام چندری گوپتہ
بلوچ اور دوسرے اکابر کو واقفیت کی
نظروں سے دیکھا۔ انہیں یہ انسانیت کے
پاکیزہ مقام پر نظر آئے۔ اور انہوں نے
ساختہ ان کی شان میں تعظیم و خدائی کی۔
اسلامی صفات اور علماء کی بہت سی سیریں
ایسے نام نظر آتے ہیں جنہوں نے ہندو
اکابر کی بزرگی و عظمت کا برملا اعتراف کیا۔
جماعت احمدیہ کے ولیبر میں بار بار ان
بزرگوں کے نام دہرائے گئے ہیں جو
نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا بیڑا
کتنا پسندیدہ ہے کہ

برقوم راست رہے۔ دینے دہو گئے
سیدنا حضرت یحییٰ بن زکریا
نبی السلام کا ولیبر
صدی کا جو سب سے اہم ائمہ و ائمہ علماء
اس تحریر کی داغ بیل ڈالنے کے لئے
ایک فرستادہ اعلیٰ کا جلد ہے جو اس
تحریر کیلئے بھارت کی فضاء ہموار کرنے
مؤدرا ہوئے۔ یعنی سیدنا حضرت
سزا نظام احمد علیہ السلام بانی جماعت
احمدیہ کی نعمت۔ آپ نے اپنی زندگی میں
تقریر و تقریر کے ذریعہ فیضی انگلیش
یا فنی انفرادی سمجھنے کے لئے ضرورت
جو درجہ آپ نے ہندو اکابر کی زندگی کا
اعتراف کیا اور ان کے صفات شہسی افلاطون
ہیے آسانی۔ مروجہ چاند اور ولیبر کی

کتنا پسندیدہ ہے کہ
برقوم راست رہے۔ دینے دہو گئے
سیدنا حضرت یحییٰ بن زکریا
نبی السلام کا ولیبر
صدی کا جو سب سے اہم ائمہ و ائمہ علماء
اس تحریر کی داغ بیل ڈالنے کے لئے
ایک فرستادہ اعلیٰ کا جلد ہے جو اس
تحریر کیلئے بھارت کی فضاء ہموار کرنے
مؤدرا ہوئے۔ یعنی سیدنا حضرت
سزا نظام احمد علیہ السلام بانی جماعت
احمدیہ کی نعمت۔ آپ نے اپنی زندگی میں
تقریر و تقریر کے ذریعہ فیضی انگلیش
یا فنی انفرادی سمجھنے کے لئے ضرورت
جو درجہ آپ نے ہندو اکابر کی زندگی کا
اعتراف کیا اور ان کے صفات شہسی افلاطون
ہیے آسانی۔ مروجہ چاند اور ولیبر کی

السی لطیف ترین کہ کہ ہر جادوں دیوتا سورہ
ناخ کے بیان کردہ جادوں صفات ربانی کے
مظہر تفسیر ہائے۔ آج تک کسی کو یہ
بہریت عطا نہیں ہوئی تھی۔ اور کسی نے
"نیشنل انگریزی" کے لئے دونوں تو سید
کے مقالات کی ایسی دشمنی تعریف نہیں کی
تھی۔

نیشنل انگریزی کے تاریخ میں جا بجا تاریخی اشارے

ردایات نظر آتی ہیں۔ ہندو اکابر میں لوگوں
نے عجاظ کی تحریک میں حصہ لیا ان میں سے
بعض کا یہ کئی تاریخ میں بھی نقل کیا گیا ہے کہ
"اسلام حق امت و دین میں لیز
درست امت"
عجیب تو ایسوں اور وہ جن پر حق ساری کے
مقابل مسلمانوں میں ہیں ایک ایسا طبقہ میرا
پڑا ہوا درخت ادیان "کا نائل تھا۔ اگر کوئی
کھائے تو ان دونوں تختوں کی کسر و نیشنل
انگریزی پر ہی قائم ہوتی ہے۔ لیکن یہ
یہ تحریک کا سیاسی ناچوڑ نہیں دیکھی سکتا۔ اس میں
دو برس کے اس تحریک کو کسر خورد بنانے کے
لئے تو قوم کو کچھ ترسہ ہانی دینی پڑے کہ آد
ایسے اپنے تو بزرگوں کی سیرت و سوانح
رنگ میں کھنی پڑے کہ جو افسانوں کے لئے ہی
قابل قبول ہیں دنیا کی انفرادی قوم کے پاس ایسے
بزرگوں کے کارنامے ہیں۔ اگر اس فرقہ کے
اداکر نے یہ سب سے زیادہ کوئی کام ہے
تو وہ "ہندو قوم" ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ اس قوم
کے پاس سیرت و سوانح نہیں مراد ہیں۔ ہمارا
خیال ہے کہ "دی" بیان بھی میں ان بزرگوں کو
الوہیت کے مقام پر ٹھہرایا گیا ہے۔ ان میں
سیرت و اخلاق کے ایسے واقعات بھی ہیں
جو ہر قوم کی نظروں میں پسندیدہ ہیں۔ آج
ان واقعات کو ہر پاروں کے نظام فکر سے
انگھ کر کے اصلاح یافتہ طرز بیان کرنے کا
ضرورت ہے۔ ان نعمت والی بن۔ شہرہ رسی۔ تریسہ
اولاد۔ رفقا پروری۔ سیاست کلی۔ خدمت
خلق اور تقویٰ کے ذریعہ ہر کاری کی ان دستاویزوں
میں سے کسی کا ہندو ولیبر نہیں کیجی سکتے۔
بزرگ۔ نہیں۔ ہندو ادب میں ہی تعظیم و بہت
کا یہ اصول ذخیرہ ہے۔ ضرورت صرف لے
منظر عام پر لانے کے ہے۔ حق تو یہ ہے کہ نیشنل
انگریزی کیوں کے جزیرہ مسلمانوں سے
یہ مطالبہ کرنے کی جہاں سے ایک ایسا ادارہ
قائم کرنا چاہیے تھا۔ جو ہندو اکابر کی سیرت و
اخلاق کے پاکیزہ واقعات سے، ہر قوموں
کو ہر دشمنوں کا نا جماعت احمدیہ لہجہ اپنے
زبانوں میں سمجھنے سے کمر لائے کہ ہر ذلک
قدرت ان پر زندہ افلاطون کرانے جس کی
بنیاد واقفیت و حقیقت پسندی پر ہو۔
کامیابی کی دوسری شرط
ہے کہ ہر دوسری
شرط ہے۔ وہ ہندو رہا جاری ہے۔ اور
(دیکھئے)

لیا ہے۔ آج ساری دنیا میں آپ کے
متبعین پائے جاتے ہی

اور دیکھنے والے حیرت زدہ ہیں!
اور ہم اراذل لٹا بادی الزنا
کے والدے آج شراب سے ہیں جبکہ
وہ ہماری جماعت میں تحکوت اہل علم
اہل دانش اور اہل راستے کو ساری
دنیا میں پھیلے ہوئے پائے ہی۔

آج احمدیوں کے بارے میں اعلان
یہ کیا جاتا ہے
"من حیث الجماعت المسلمانہ
مستانظرتہم۔ ان کے تعلیم لیا گئی
ایشیا، مغرب، افریقیہ اور ہندوستان
کے لئے تالیف عبرت ہے"
(بحوالہ بدر لکچر)

حضرت بیٹے علیہ السلام کی وفات
کا عقیدہ جو مسلمانوں کے دو سولتہ
عقائد کے خلاف ہونے کی وجہ سے
حضرت مرد صاحب علیہ السلام کو
گروں زنی اور کافر دینارہ شوڈن
دیکھنے سے باز آ جاتا تھا۔ آج صورت
حالی کبھی بدلی نہیں ہے۔ یا وہ منافقوں
پر یہ کہہ کر وفات یافتہ تسلیم کر لیا جاتا
ہے۔ یا یہی کہ اتنی برائت نہیں ہے ناموش
رشتہ پسند کرتے ہیں۔

اسی طرح قائلہ البینین کا تشہیر و
تذنیع جو حضرت مرزا صاحب علیہ السلام
کی۔ اسی تشہیر و تذنیع میں حضرت
نبی کریم صلیع کی تعظیم ثابت ہوئے گا
امتزاز کیا جائے گا۔ آج دنیا دی
نہاں سے اس کا بھی افسوس ہا کر کے
نگی ہے۔ اور وہ دنیا ہی وہ نہیں کھلے
مزدوں کثرت سے اس کے افسوس کر کے
دائے ہائے جائیں۔

حضرت سید مخدوم زکیہ السلام نے
جس اسلام کا پرچار دنیا میں شروع
کیا تھا اور یورپ والے اسے اپنے
کروں میں غیر مقبول ہونے کا نقص
کئے آج وہ اسلام ان کے گروں
میں جاگتا ہے اور ایک ایک کر کے
ان کو مسلمان بناتا اور حضرت نبی کریم
کی فضیلت میں داخل کرتا جا رہا ہے۔ باقی
کے ملکوں میں سید میں غیر ہوتی ہیں۔
تشہیر پرستوں کو توحید کا عاشق و
گرویدہ ہونا جاتا ہے۔ تبلیغ کا کام
مشناہ اور رنگ بھرا عمامہ رہا ہے۔
اسلام ذات محبت کے جائنا زخمیوں
کے زور آور پیہم۔ روحانی حملوں
کے نتیجے میں یورپ کے کیمپ میں
کھلی ہوئی ہے ان کے سچے پیارے ہر
بھائی چاہنے والے ہیں۔

۱۹۹۰ء کا چندہ وصیت

(بقلم سید محمد ۱۵)

آدمی تھے اور نظر بھی کر رہی گروں کے
دوستی کھلے تھے۔ روٹھی دیکھ پاتے
تھے جو نہایت جو قلیل وقت تھا
تکین آپ کو تعجب ہو گا یہ دیکھ کر کہ
مغرب میں حضرت سید مخدوم علیہ السلام
کے مزار مبارک کو چارہ پوری پر ایک
کچھ لکھ ہے جو تعین چارہ پوری پر
مغرب کے۔ "جنہ دینے والوں کا نہایت
پر مشتمل ہے۔ اس نہایت میں سر نہایت
ایک نام بابا بذا بخش صاحب اردیش کا
ہے۔ جن کے سامنے ۱۰، ۱۳، ۱۴ روبر
کا رسم کھچے ہے۔ یہ دی بابا بذا بخش
صاحب قلی مرحوم ہیں جنہوں نے باقی پائی
جو ایک بڑی رقم تھی۔ اور تعین چار
پوری کا مدرسہ کے کتب خانہ کو دیا کہ
یہ مانت جو اسلام کا شہادہ۔ یہ کلام
لے کر اپنے جسے اس کے عزم کو ایک قلی
لے کر پڑے تا چونک کے غلوں اور
قرانی کاپیت شاہی حاصل ہے۔ یا ان
کا کھانا لے کر تاجیر حاصل ہے جو عربوں
کے دلوں میں قرانی کے پلہ پلہ مذہبات
بجرت ہے۔

یہ لفظ ہے کہ بابا بذا بخش صاحب مرحوم
نے ایک ایک پائی جمع کر کے یہ رقم بنا لی تھی

ہذا دند رحمہم و کریم نے زمین
آسمانی تائیدوں سے احمدیت
کو اس قابل بنا دیا ہے کہ حضرت نبی
علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق اب
وہ اخراج شیطنتہ کے دور سے
نکل کر نفاذ کے دور میں قدم رکھ
چکا ہے۔ ہونہار ہوا کے کھلے کھینچ
پاٹ امتدائی دوروں میں جب اس کی
ترقی کا یہ عالم ہے ابھی آدمی مدنی
کے اندر اندر اس کی ایسی اظہار ہے
تو ہر صاحب عقل و ذی ہوش انسان
یہ فیماں کرنے پر مجبور ہے۔ کہ اس پر
جب استغلاظ کا دور آنے گا تو اتنا
مشناہ ہوگا۔ پھر اس کے بعد ناملائی
علی سوتقہ تعجب الزواج کے دور
کا بھی کہنا

خدا نے چاہا تو حسب پیشگوئی
تین سو سال کے اندر اندر چاروں
دور اس پر آ جائیں گے۔ احمدیت
کی اس سفار ترقی کو دیکھ کر دنیا
جزاں رہ جائے گی اور حضرت سید مخدوم
علیہ السلام کا یہ زور دار کلام اس
وقت پڑی آب و تاب کے ساتھ
پورا ہو کر حضرت سید علیہ السلام کے
شہد دلوں صداقت کو روز روشن
کی طرح ثابت کرنے والا ہے گا
انشاء اللہ۔

ان کی کوئی اولاد نہ تھی جس کے لئے ۵۰۰ جمع
کرتے تھے بلکہ صرف خدا کی راہ میں
کے لئے جمع کرتے رہے اور ہر مذہب کو
کہ ایک مولیٰ علی اور درویش نے ایک
گر نقد رقم خرچ کر ل۔ اور اس عمل سے یہ
نابت کر کے کئی نئی نئی بے باسی برادر
کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ جس میں کوئی طاقت
نہیں ہوتی۔ لیکن جب وہ جمع ہوتی ہیں تو
سیلاب بن جاتی ہیں۔ بڑے بڑے مضبوط
سکالوں اور بستوں کا بستوں کو سبک
لے جاتی ہیں۔

اور یہ وہ نئی نئی ہونڈوں کا اجتماع
ہے جو جماعت احمدیہ کے غریب افراد کی
جیوں سے پائی پائی نکل کر ایک نقطہ مرکزی
پر پورچ کر سیلاب بن جاتا ہے۔ اور ایک
ایک لاکھوں کا جرم بن جاتی ہے۔ یہ وہ
سحر ہے جو جماعت کے ہر فرد کے دل پر
حضرت سید مخدوم علیہ السلام نے پھینکا
دیا ہے۔ اور آج ہماری جماعت خدا کے
فضل سے ایک ریاضی تنظیم کے ماتحت
ایک ترقی گاہ کے دہانے پر کھڑی ہے
ایک آتا ہے اور اپنی قرانی دے کر چلا
جاتا ہے اور دوسرا آتا ہے تو وہ اپنی قرانی
دے جاتا ہے۔ قرانیوں کا یہ لاشعاری
سلسلہ جاری ہے۔ اور انشاء اللہ جارا
رہے گا۔ جہاں سے نکل بھی اٹھیں گے تو وہ
جہت میں ڈال دیئے ان زبانیاں کریں گے اور
ہمارے ابا جد بھی اٹھیں گے تو اسلام کی سرچھٹ
کے لئے کھم سے پیچھے نہیں رہیں گے
اور جماعت میں یہ جذبہ پیدا ہو جائے کہ
اس سے اپنا جی اور دل بھی براہ راستوں میں
بنا لے۔ یا مثال ہر جاگہ کو کہتا ہے کہ وہ
لا کام ہوگا۔ وہ فرد کا سیلاب ہوگا۔ گید لوگوں
خدا کی تائید حاصل ہے۔

قومی اتحاد و یک جہتی

(بقلم سید محمد ۱۴)

ایک ایسے نقطہ مرکزی کی تلاش بھی نزدیکی
ہے۔ جہاں تمام قوموں کے اندر اتحاد
ہو سکے۔ اور مندرجہ قرآن کے وقت جب
مسلمانوں اور اہل کتاب کے مسلک میں
تصادف پیدا تو اس بدر گاہ کو دور کرنے
کے لئے قرآن مجید نے ایک راستہ بنایا۔
وہ عقدر قرآن مجید کے الفاظ میں ہے
قتل یا اھل الکتاب تقربوا
الی کلطہ سواہ یقینا و
بینکم ان لا تغلبوا
اللہ و لا تغلبوا
تشیبا

یہ قرآن نے ہر دعوت دی کہ مسلمانوں
اور اہل کتاب کو خدا کی نمان یا اتحاد
لینا چاہئے اور دونوں کو متعلق الی
کا وقت ہے ایک دور سے کا خدا کا
چلیے بیٹھنا انگریش کے لئے خدا کا

ہستیا یا ہستیا پر تقدیر اس ترکیب کے سب
سے ضروری جو کہ حیثیت لکھا ہے۔
ہندوستان قوم کے لئے آج ہی اس
طریقہ کی اہمیت میں ذرا بھی کمی نہیں آئی۔ ہندو
تلفظ میں نبوت کا تصور نہیں پایا جاتا۔
اس کی بنا اور نسبت سے ہوتی ہے یا لیر
دہرت سے۔ اس لئے وقت کا تقاضا
سے کہ مذہب و قوم میں کئی برائی اکثریت اہمیت
پر اعتقاد رکھتی ہے اس اعتقاد کا نشو
ونما وقت کے لئے مسلمانوں کے اثرات
ممل کیے۔ اور اس طرح آپس کی تعلیمی دور
کرنے کے لئے ایک مسکن قدم اٹھانے
اور یقین ناس اقدام سے اتحاد و یکجہتی
کی روح کو متنی تقویت پہنچے گی اور کسی طریقے
سے نہیں پورچ سکتی۔

جماعت احمدیہ کے ذمہ اس کے مقدس
بانی شہید باغیض، مرزا غلام احمد علیہ السلام
نے خدا کی وحدانیت اور توحید اور ایک دو
یکجہتی قائم کرنے کا قابل تدریس ہندو
کیا ہے۔ اسی لئے جماعت احمدیہ کے سنزوں
سازنہ جسے یہ وقت پورچ ہمیں اس ترکیب کر
نومش آدہ یہ کہنے ہیں۔ خدا کے کہ اس
خدا شاہد الہی کا مقصد مذہب و ملیہ پر خود آؤ
سیاسی سطح پر بھی پورا ہو جائے۔

ضروری اعلان

وسلما انشا تان لبوہ ایک
تعلیمی اور زہنی رسالہ ہے۔ جس میں
عیسائیوں، ہائیوں اور دیگر مسکین
اسلام کے احوال و افہام کے جواب
دینے جاتے ہیں۔ ہر کلمہ میں ایک
روح قرآن مجید کا ترنم اور شعر تغیر
بھی مشائخ ہوتے ہیں۔ نمٹوس اور علمی
مغایاں ہوتے ہیں۔ سالانہ چندہ
بھارت کے فریڈر انشا لٹڈ
العرفان سکیم شیخ سعید احمد صاحب
ادب ناضل قادیان کو رقم بھجوا سکتے
ہیں۔

تاسار

درخواست دعا

حضرت قاضی محمد سعید الدین صاحب اہل
ربوہ کا صحت پزیر ارسال اکثر خواب رہتے ہیں
احباب جماعت دماغ میں اللہ تعالیٰ
انہیں صحت و عافیت کی جی مصلحت فرمائے
اور میں آپ کے تھی وحدے زیادہ سے زیادہ
فیضان حاصل کرنے کے لئے سوائے حیرت انگیز
آین۔ (ایڈیٹر بدر)

در ویش ان قادیان کا بلند کردار

انجناب مولوی برکات احمد صاحب لکھی جی۔ 1۔ ناظر امور عدالت قادیان

اسلام دین کامل ہے۔ اس پر سچا ایمان لانے والے نہ صرف عقائد صحیح رکھتے ہیں بلکہ صحابہ اعمال کے زور سے بھی مزین ہوتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ

والسعی لغنسی بیدلہ
نیدخل الجنة الا الحسن
الاخلاق

یعنی اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ جنت میں داخل نہیں ہو سکتا تک وہی ہوا جسے اخلاق کا ایک جوہر آپ نے اپنی نبوت کی طرف ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ کہ بعثت لا اتمتہ مکارہم الا خلاق یعنی میں اپنے اخلاق کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے دنیا میں بھی گیا ہوں۔ اللہ رسالہ میں مسلمانوں کی طرف اور سر بلندی کا ایک بڑا ذریعہ ان کے عقائد صحیحہ اور اعمال صالحہ تھے جو ان کو دیکھ کر لوگ اسلام کے گردیدہ ہو جاتے تھے۔ زور دینی اور بعد کے زمانہ میں بھی ان کے مسلمانوں اور قومی صفات اور لیساد عہد دین سے اخلاص اسلام میں سب گواہان قدر خدمات سر انجام دیں وہ اپنے ایمان اور اخلاق حسنہ میں کامل نمونہ رکھتے تھے۔ اور لوگ ان کی مٹائی کشش سے اسلام میں جو درد و جوق داخل ہوتے تھے۔ لیکن انہوں نے جو موجودہ زمانہ کے عام مسلمان مکارم اخلاق اور صحابہ اعمال میں اپنے بلند معیار سے گریختے ہیں بھی جو ہے کہ ان کے کردار دیکھ کر مسلم جماعتیں اسلام کے قریب آنے کے اس دن عقیقت سے دور اور جہنم ہوتے رہیں گی۔

عام مسلمانوں کے اخلاق کی گراؤٹ اس نعلق میں ذیل کا ایک مختصر نوٹ بہت روشنہ "مصدق حدیثہ" لکھنؤ سے نقل کیا جاتا ہے جس سے ذرا تفصیلاً درجہ وہ مسلمانوں کی اخلاقی حالت کا موازنہ در نقشہ سامنے آجاتا ہے۔

"مسلمان جہاں مانتے اپنے ساتھ اسلام کے پیغام کو لے جاتے وہ چلتے پھرتے دین کے داعی تھے وہ تائب ہوں۔ کاشتکار ہوں۔ سیر

ہوں۔ سیاح ہوں۔ ہر شکل میں موسم کے پبائی تھے۔ وہ جہاں جاتے اسلام کا نقشہ دلوں میں بٹھاتے جاتے۔ لیکن آج حالت کیا ہے۔ اس کا اندازہ اس خبر سے لگائیے پاکستان کی قلم نگاروں کے لئے ہندوستان آتی ہے۔ لیکن اپنے عمل سے وہ جو پیغام دیتی رہے۔ اسے دیکھ کر اسلام سمجھنا آگ بات ہی آئے غلط خیروں کے مروجہ حاصل ہوتے ہیں۔ بیان کی طرف کا نہیں ٹیم کے پیچھے ڈاکٹر جہا پیچھے خال کا ہے۔ وہ اپنی رپورٹ میں ایشیا کرتے ہیں۔ کہ پاکستان کی غلطیوں نے معاہدہ کے خلاف چھپ کر اور اعلا نیشنراپنی اور بدکاریوں کی طرف تکیہ یہ جیسی آواگی اور شعل ہوشی سمجھنے اور کیا ہی اختیار کی کیا پتہ لوگ دیتے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ یہ دوسرے ملک میں جہاں ان کو جاتے ہیں لیکن ان کا ادراکین پریمیزان بھی چونچ رہا ہے۔ اب آپ خود فیصلہ کیجئے کہ مسلمانوں کا طرز عمل کیا آج اسلام کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ نہیں؟

دعا بہر حق جو بدہوشی ہے یہ اطلاع لیتا ہر اس شخص کے لئے جو علمبر اسلام کا بلندی کا حتمی سے باعث شرم و خامت ہے اور مسلمانوں کی اس حالت پر جس قدر بھی اجنبی کیا جاتے کم ہے۔

اسلامی سیرت کا ٹیٹھ نمونہ لیکن چونکہ گلستان اسلام کا باغبان اور مفاہد خود خدا نے خود لوہا بنا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنایا ہے کہ امت محمدیہ کو ہی وقت الیا نہیں آسکتا کہ سب کی سب منکرات نہ نگرایا جمع ہو جائے اسلئے اللہ تعالیٰ نے اس دعا لیت اور سبب اور رعایت سے چنگل کے زمانہ میں بھی دین اسلام کی زندگی اور صداقت کا ثبوت دینے کے لئے اپنے دھڑے کے مطابق ایک

ایسی جماعت قائم کی ہے جس سے اہل تشیعہ آج بھی اسلامی محاسن اخلاقی کا نمونہ بننے کے خیروں کے سینوں کو نور محمدی سے منور کر سکے ہیں۔ اسی جماعت یعنی احمدیہ جماعت کی بنیاد ستر سال پیشتر حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے خدا کے حکم سے محمد ہدین و اعیاد ملت کے لئے دکھی اور اس کے ذریعے خلق محمدی کے لیے پاکیزہ نمونے ظاہر ہوئے کہ غلام احمد صاحب قادیانی نے کھلی سیرت کے قیاس پر نئے قرار دیا۔ اور اعلان اور روحانیت کی ان بین مشاغل کو دیکھ کر انھوں نے کہہ دیا کہ مسلمانوں کا زندہ اور حقیقی اسلام پر ایمان مضبوط اور تقویت پذیر ہوگا۔ اور بزاروں غیر مسلم اسلام کے گرد وہ چوکرا کے حلقہ بچا کر رہیں گے۔ لیکن ان چند سطروں کی گذشتہ ستر سال کے ان مشاغل اور اخلاقی کارناموں کا تذکرہ ممکن نہیں جو اسی الہی جماعت کے ذریعہ ظاہر ہوئے لہذا صرف زمانہ درونی کے چند سالیوں میں قادیان کے تخیل اللہ احمدیوں کے اعمال حسنہ کو گواہ کے متعلق چند جگہ لکھے اشارے ذیل میں کیے جاتے ہیں

خونریز ایمان اور درویشی

1914ء کے فداوات کے نتیجوں قادیان اور اس کے گرد پیش میں چلے سرور بحرف اور جان بہت درویشوں کو جن پر غرض اور غیر معمولی وغیر ماؤس حالات میں زندگی بسر کرنا پڑی وہ ایک بناسیت اور لاک داستان ہے جس کا ذکر ایک کے سینہ و سحرانی جناب سردار دیوان گنگو صاحب مفتی کے لئے اپنے مؤثر مفت روزہ قادیان سیرت "ذیل مرتبہ دسمبر 1918ء میں ان الفاظ میں کیا ہے۔

"میرا حق انتہائی دلچسپ ہے کہ جب حضرت قادیان میں خونریزی کا ہذا اگر ہم فقرا مسلمانوں کا مسلمان ہونا ہی ناقابل تلافی جرم تھا مشرقی پنجاب کے کسی ضلع کے کسی مقام پر یہی کوئی مسلمان باقی نہ رہا اور وہ یا تو پاکستان چلے گئے اور یا قتل کر دیئے گئے۔ تو.....

قادیان میں چند درویش مشاغل احمدی تھے جنہوں نے اپنے

مقدس مذہبی عقائد کو چھوڑنے سے انکار کر دیا۔ اور انہوں نے ننگ ثنوت لوگوں کے ننگ ان نیت منظام برداشت کے اور جن کو چاہئے تو بدہر وہجاہ نزار دیا جاسکتا ہے اور جن پر آئندہ کی تاریخ ہمیشہ ہی فخر کرے گی کیونکہ اس اور آام کے زماں میں تو اس قدر دینے والی تمام دنیا بڑا کرتی ہے۔ لی لوگوں کو انسان نہیں فرشتہ قرار دیا جانا چاہئے جو اپنی جان کو تقبیل پر رکھ کر کہتے تھے کہ یہ تمام ہمیں اور موت کی پروا نہ کریں۔ اب بھی..... قادیان کے درویشوں کے اسرہ سنہ کا خیال آتا ہے تو عورت و احترام کے جذبات کے ساتھ گون جھک جاتی ہے۔ اور عمارا ایمان کے کہ یہ ایسی شخصیتیں ہیں جس کو آسمان سے نزل ہونے والے فرشتے قرار دیا جانا چاہئے۔

بہشت روزہ قادیان سیرت "ذیل مرتبہ 1918ء میں ان حالات کا ذکر غلام احمد صاحب نے فرمایا ہے اپنے مسافر تذکرہ "لکھنؤ باب ماہ ستمبر 1918ء میں ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

"میں خود مختصر حکایت ہے جس نے غلام احمد کے خونری ذہن میں آپ کو ذبح اور قتل کے لئے بھیج کر دیا اور اپنے ہاوی مرشد کے مستطراں کو ایک لمحہ کے لئے چھوڑا اور ارادہ کیا

ان ایام کی یاد اٹھانے کا پورا ہوا تو میں سے اس فرزندہ نقلیہ نے جس ہر ذرات خود روئی اور انشراح قلبی سے جانی اور مانی نقصان سرشل باسکاٹ، نقل و حرکت کی بندش اور زبانی سب دیکھ کر برداشت کیا۔ اور اپنے ایمان کے اعلیٰ معیار کو پارہ سے قائم رکھا اور ان انتہائی پرفشار حالات میں بھی قادیان کی مسجد اقصیٰ کے سارے اسیع سے بیخود اذان اور قادیان کی تین صدیہ جماعت نماز کا التزام اور نماز جمعہ میں باگدلی اختیار کرنا اور ان کا خیال بدہر وہ زمانہ میں شاہی لے کے۔ اس مقصد نظر میں بھی تبلیغ اور تکام بند نہیں ہوا ہر وہ وعدہ صادر کے دامن میں لکھتے اسلام اور اوجیت سکھنا چھوٹی ڈالے جاتے رہے۔ اور ان لوگ.....

میں نے ایک روز کو گزشتہ چودہ سال سے بڑا لاکھ کے قریب زمرینہ زمرینہ بارے میں ہانگر پوری دلچسپی اور ذوق و شوق سے تبلیغ کی تھی جس میں لکھے ہیں۔ قادیان کا سفید پنا اور بیرونی لوگوں کے لئے باعظمت کش اور خاص تیبہ کے داعی تمام دسے رہا ہے۔

لکھنؤ کی اشاعت

مرکز قادیان کے ذریعہ تمام جو تبلیغی بیوچر شائع ہو چکی ہیں۔ جسے ان میں سے تین سال کا اندازہ مولانا قادیان سیرت سے ذیل کے الفاظ میں ملے۔

اصحاب احمد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد رضا کا تبصرہ

آپ تبصرہ پڑھتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ عمدہ و نفی علی رسول الکریم۔ و علی عبدہ الصیح الموعود

کرمی و عمر می ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے

السلام علیکم در صمدہ اللہ وبرکاتہ

اصحاب احمد کی جلد نہم جس میں حضرت بھائی عبد الرحمن صاحب تادیابی

مردم کے حالات اور مشاہدات اور روایات درج ہیں۔ آپ کا طرہ سے

موصول ہوئی۔ جزا لکم اللہ عظیماً۔ میں نے اس کا کافی حصہ پڑھ لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ

آپ کو جوڑے بخیر دے۔ اور حضرت بھائی صاحب کے درجات کو بلند فرمائے۔

یہ کتاب خدا کے فضل سے نہایت دلچسپ اور ایمان افروز ہے۔

لبعض مقامات پر میں نے یوں محسوس کیا کہ گو یا میں کتاب پڑھتے ہوئے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس میں بیٹھ گیا ہوں۔ کئی واقعات ایسے

نظر سے گذرے جو میری چشم دید اور گوش شنیدہ تھے۔ لیکن میں انہیں

بجول گیا تھا یا میری یاد دم پر آئی تھی۔ اس کتاب کو پڑھنے سے بہت سی

دلکش اور روح پرور یادیں تازہ ہو گئیں۔ حضرت بھائی صاحب کو حضرت مسیح موعود کی ترقی

ترین نسبت میں رہنے کا لمبا سفر ملا تھا۔ انہوں نے ہر واقعہ کو غور سے دیکھا اور ہر بات کو غور

سے سنا اور اپنے ذہن میں محفوظ رکھا۔ اور پھر نہایت دلکش رنگ میں اسے بیان کیا۔

بخدا اللہ احسن الخیر

اس جگہ اس بات کے بیان کرنے میں ہرچ نہیں کہ اصحاب احمد کی تین جلدیں مجھے خاص

طور پر مل آئی ہیں۔ ایک وہ جلد جو حضرت ذاب محمد علی خاں کے حالات اور روایات

پر مشتمل ہے اور دوسرے وہ جلد جو حضرت شیخ لطف احمد صاحب کے مشاہدات اور روایات

پر مشتمل ہے اور تیسری یہ جلد جو حضرت بھائی عبد الرحمن صاحب تادیابی کے مشاہدات اور

روایات پر مشتمل ہے۔

میں جماعت کے دہتوں اور خصوم کا زچوان غریبوں کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ اصحاب احمد

کی جلدوں کو خرید کر ان کا مطالعہ کریں اور اپنے ایمان کو تازہ کریں اور خصومت مندوں کو بان

تین جلدوں کا تفرور مطالعہ کر لیں اس سے انشاء اللہ ان کو ایک نئی روشنی حاصل ہوگی۔ نقطہ اہم

فاکس مرزا بشیر احمد ۱۳/۶/۹۱

پانچ قانون اور پراسن روپیہ

دریشوں کی زندگی کا ایک نماں پیلو

ان کا پراسن۔ روا داران اور پانچ قانون زیر

ہے۔ اکہار سے میں اسلام کی بارکت

تقدیمات پر عمل کرتے ہوئے دریشوں

نے اپنے مقدس امام ابراہیم اللہ تعالیٰ

سینورہ العزیز کی ہدایات کے ماتحت جو

نمود دکھا ہے۔ اس کی مثال ہی بخاک کے

کئی دوسرے طبقے میں بھی پھیل رہے کرتے

چودہ سال کے عرصہ میں ہی ایک مہینہ میں

اور عدم تعاون کی لہریں جا رہے ملک اور

صوبوں میں اٹھیں۔ لیکن وہ دریشوں کا کشتی

کبھی بھی اس منہ ظلم سمندر میں نہ ڈنگائی

اور اس ولسانی کے عاقہ ساحل مراد

کا طرہ پڑھتی ہے کئی۔ چنانچہ اس بارہ

میں مشہور اخبار ریاست دہلی رقم لٹا رہے

”مردم حضرت مرزا غلام محمد خاں

تادیابی کے عقیدہ لٹا احمدی مذہب

اور اصدا بر حکومت وقت کے

وفاطری میں اور ان کا عقیدہ یہ

ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق

ہر مسلمان کا فرض ہونا چاہیے کہ

وہ ہر مسرتا بر حکومت کے

وفاطری میں اور ان کا عقیدہ یہ

ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق

ہر مسلمان کا فرض ہونا چاہیے کہ

وہ ہر مسرتا بر حکومت کے

وفاطری میں اور ان کا عقیدہ یہ

ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق

ہر مسلمان کا فرض ہونا چاہیے کہ

وہ ہر مسرتا بر حکومت کے

وفاطری میں اور ان کا عقیدہ یہ

ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق

ہر مسلمان کا فرض ہونا چاہیے کہ

وہ ہر مسرتا بر حکومت کے

وفاطری میں اور ان کا عقیدہ یہ

ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق

ہر مسلمان کا فرض ہونا چاہیے کہ

وہ ہر مسرتا بر حکومت کے

وفاطری میں اور ان کا عقیدہ یہ

ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق

ہر مسلمان کا فرض ہونا چاہیے کہ

وہ ہر مسرتا بر حکومت کے

وفاطری میں اور ان کا عقیدہ یہ

ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق

ہر مسلمان کا فرض ہونا چاہیے کہ

وہ ہر مسرتا بر حکومت کے

اصحاب احمد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد رضا کا تبصرہ

اصحاب احمد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد رضا کا تبصرہ

اصحاب احمد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد رضا کا تبصرہ

اصحاب احمد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد رضا کا تبصرہ

اصحاب احمد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد رضا کا تبصرہ

اصحاب احمد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد رضا کا تبصرہ

اصحاب احمد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد رضا کا تبصرہ

اصحاب احمد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد رضا کا تبصرہ

اصحاب احمد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد رضا کا تبصرہ

اصحاب احمد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد رضا کا تبصرہ

اصحاب احمد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد رضا کا تبصرہ

اصحاب احمد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد رضا کا تبصرہ

اصحاب احمد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد رضا کا تبصرہ

اصحاب احمد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد رضا کا تبصرہ

اصحاب احمد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد رضا کا تبصرہ

اصحاب احمد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد رضا کا تبصرہ

اصحاب احمد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد رضا کا تبصرہ

اصحاب احمد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد رضا کا تبصرہ

اصحاب احمد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد رضا کا تبصرہ

اصحاب احمد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد رضا کا تبصرہ

اصحاب احمد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد رضا کا تبصرہ

اصحاب احمد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد رضا کا تبصرہ

اصحاب احمد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد رضا کا تبصرہ

اصحاب احمد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد رضا کا تبصرہ

اصحاب احمد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد رضا کا تبصرہ

اصحاب احمد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد رضا کا تبصرہ

اصحاب احمد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد رضا کا تبصرہ

اصحاب احمد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد رضا کا تبصرہ

اصحاب احمد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد رضا کا تبصرہ

اصحاب احمد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد رضا کا تبصرہ

اصحاب احمد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد رضا کا تبصرہ

اصحاب احمد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد رضا کا تبصرہ

اصحاب احمد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد رضا کا تبصرہ

اصحاب احمد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد رضا کا تبصرہ

اصحاب احمد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد رضا کا تبصرہ

اصحاب احمد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد رضا کا تبصرہ

اصحاب احمد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد رضا کا تبصرہ

اصحاب احمد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد رضا کا تبصرہ

اصحاب احمد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد رضا کا تبصرہ

اصحاب احمد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد رضا کا تبصرہ

اصحاب احمد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد رضا کا تبصرہ

اصحاب احمد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد رضا کا تبصرہ

اصحاب احمد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد رضا کا تبصرہ

اصحاب احمد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد رضا کا تبصرہ

اصحاب احمد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد رضا کا تبصرہ

اصحاب احمد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد رضا کا تبصرہ

اصحاب احمد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد رضا کا تبصرہ

دفتر زیارت مقامات مقدسہ قادیان کی تبلیغی سرگرمیاں

از محترم بھائی ادا اللہ صاحب انچارج دفتر زائرین قادیان دارالان

مجھ پر جماعت اچھی تہیجی بدو چھلہ اور
کوشش کے مقابله تمام دنیا میں مشہور
دعوت ہے۔ اعلیٰ کلین اللہ کا یہ کام
فرزندان اجماعی نے نہایت مخلصانہ
حالات میں اچھی عریذہ جاول اور قیمتی
منازع کو قربان کر کے سر انجام دیا ہے
بھی دوسرے کو وہ آواز بھارت سے برون
مدعی جینتہ اسی غیر دعوت مستحبی سے
اکیلی بندہ ساری تھی برطانی اور دست
اختیار کرتی تھی۔ آواز اسی آواز کا
فائز تھا دیکھنے کے تمام گوشوں سے نمازوں
نہیں بلکہ لاکھوں پر شوکت اور ستر آوازیں
خدا تعالیٰ کے پیچھے دہن کی طرف بلائے
کے لئے بلند ہو رہی ہیں۔

مسئلہ کے شر آشوب زمانہ میں بھی
جب قادیان کی مقدس بقعہ شریف اعلان
ہوئی تھی جو تھی۔ جن طرح مسجد اقصیٰ
کے طبعہ مسجد مساجد سے ایک رفت
کے لئے بھی مؤذن کی اذان بند نہیں
ہوتی اسی طرح طہران کے دین کا تبلیغ کسی
مانت میں نہیں رہی۔

قادیان میں مسادات کے بد مقای
تبلیغ کا یہ قدرہ دفتر ۲۲ نومبر ۱۹۲۲ء
کو زائرین کے نام سے کھولا گیا کہ جو غیر مسلم
لوگ مسادات کے بعد سے ہی کثرت سے
جماعت احمدیہ کے مقدس مقامات کی
زیارت کے لئے آئے اور اسلام
اور احمدیت کی باتیں سنتے سنتے شروع
شروع میں سلسلہ کے ذمہ دار انسانوں پر
بانہ سے آئے مائے دست سے خود
گورنمنٹ کے حالات جماعت کے تعلیم
اور اسلامی خوبیوں سے آگاہ کرتے لیکن
بعد میں جماعت تنظیم کے سلسلے میں دوسرے
مشغل کی کثرت کی وجہ سے یہ کام دفتر
زائرین کے انچارج اور حملہ کے سپرد
کر دیا گیا۔

معاذہ اس روحانی کشش کے جو
قادیان کے مقدس مقامات اور جماعت کی
اطلے تقسیمات میں پائی جاتی ہے مشرقی
جنیاب کے قدرتیانہ ماحول حصوں سے مسلمانوں
کا کل جانا اور صرف قادیان میں ان کی ایک
منظم صورت میں رہائش بھی اکثر لوگوں
کے لئے باعث جذب بنی ہے۔ چنانچہ
سر بلبلہ کے ترک دروازہ ایک بڑی تعداد
میں دفتر زیارت میں آتے ہیں۔ ان کو
قادیان کے تاریخی واقعات مذہبی اہمیت
نیز اپنی سلسلہ احمدیہ کے قادیان مانیت
آپ کی تعلیم اور مصداقت کے نشہ است و

مہجرت اور اسلام کی حقانیت کے
مستحق تفصیلی حلاوت دی باقی ہیں
خدا تعالیٰ کے فضل سے اکثر لوگ
جو ایک خاص جذبہ کے ماتحت ہی آتے
ہیں ہماری باتیں سن کر اور جماعت کے
اطلے قدرہ اور روداری سے اطلاع
پاکہت متاثر ہوتے ہیں۔ دفتر زائرین
میں جماعت سے فریضہ کثیرہ قطعاً
بھی دہر اور دہر پڑا ہے ان کے لئے
ہیں۔ جن پر اسلام اور احمدیت کی تعلیم
اور مصداقت اور باقی سلسلہ احمدیہ کی
پیشگی و قیام اہل الفاظیں خیر کر کے گئی
ہیں۔ علاوہ انہیں مستحق حضرت مسیح
موجود علیہ السلام سلیقہ حضرت خلیفہ
المسیح اول رضی اللہ عنہ اور مسیح دوا حضرت
امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ابیہ اللہ
جبرہ المسزیز کے ذوالہجج دفتر زائرین
میں لگانے کے ہیں۔ جن کو دیکھ کر ہجوم
زائرین حضرت اہمیت متاثر ہوئے ہیں
زائرین کے سامنے مہلادہ احمدیت
اور اسلام کی دوسری خصوصیات بیان
کرنے کے انہیں احساسات سے ہم آگاہ

کمایا جاتا ہے کہ ابتدائی فہریش سے بھی
خدا تعالیٰ کے پیغمبر امداد اور اوتار دنیا
میں ایسے زمانہ آئے رہے ہیں جن
میں کتب و باب اور ہدایا کثرت سے پھیل
جاتی ہیں اور نہ مہلتے داری اور خدا
تعالیٰ سے بے رفتہ پیدا ہو جاتی ہے
جس زمانہ سے ہم گذر رہے ہیں جیسی ایسا
ہے جسے کہ مختلف اقسام میں بڑا ہی ن
اس میں پھیل گئی ہیں۔ اور اس کی جاری
مذہبی کتابوں میں پہلے سے بہت ہی کئی
تھی۔ اور دنیا گیا تھا کہ جب ایسا زمانہ آئے
تھا تو اس میں ایک عظیم الشان ماحول بھی
اندکی کثرت ہو گئی جس کے ذریعہ سے
ایسا روحانی انقلاب ہو گا کہ تمام قسم
کی برائیوں اور ہوجائیں گی اور دوبارہ
جماعت اور پریم کے جذبات انسانی دنوں
میں پیدا ہونگے۔ اور اس میں بہت بڑا
ان سلسلے اور آشتی کے چیلنے چیلنے
شروع ہو جائیں گے۔

الغرض انہیں ہمیں کتابوں کی بھیجی ہیں
کے مطابق مسادات میں حضرت مرزا
مسلم احمد صاحب قادیان کی اس مقدس
بقعہ میں پیدا کئی ہوئی۔ اور آج تک انہیں
ارشاد اہمیت کے مطابق دنیا کو یہ مژدہ
سنا بنا کر وہ آئے مالا مالا خود جس کی
قرین اشتہار ہو رہی تھیں وہ میں جی ہوں

آپ نے اپنے آئے کی عرض بہ
بیان فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے
اس مضمون کے لئے مبعوث فرمایا ہے
کہ میں یہ جماعت دن کو خدا تعالیٰ کی
ذات باریک آج ہی زندہ ہو جو ہے
ادماں کو کھٹے والا ٹیکٹا انسانی کی
آڑ سے وقت میں مد کرنے والا اور
تمام قسم کی اطلے طاقتوں اور قدرتوں
کا مالک ہے۔ سو اس جمیوت کو آپ
نے اہم طریق سے پایہ تکمیل کو پہنچی
دیا اور ہر طریق سے مخالفوں کی تسلی
کرنے کے لئے ہر رشتہ منہ ہر کالج اور فرمایا۔
آپ نے اپنی لہجہ کی دوسری عرض
بہ بیان فرمائی کہ ان دنوں کے دوسری عرض
نفرت اور دشمنی و بددلتی کے جذبات
کو نکال کر ان کی جگہ محبت پریم اور ہمدردی
کے جذبات پیدا کروں سو آپ نے اس
عرض کی تکمیل کے لئے بہت سے سہلی
اصول بیان فرمائے۔ مشکل نام تو ہے
کہ قائم رہنے والے سہلیوں کو تسلیم
کرنا خدا تعالیٰ کو رب انما یعبہم کر کے
ماننا تمام ٹھیکہ اور اذنان کا
احترام کرنا صرف اپنے مذہب کی خوبیاں
بیان کرنا اور دعوای اور دلیل کو اپنی

کتابوں سے پیش کرنا وہ غیر ہم
مذہب باہان اور کے ساتھ ساتھ
جماعت احمدیہ نے دوسرے مذاہب کے ساتھ
جو روداری اور ہمدردی کا سلوک
کیا ہے۔ اس کو اپنے والے مولا
زائرین کے سامنے بیان کیا جاتا ہے
مشکل (رائف) ذوالہجج میں سندوں کے
ملاقات جب مسلمانوں نے تشنہ دیکھا تو
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ابیہ اللہ
تعالیٰ نے پانچ ہزار روپیہ کی کثیر رقم
گاندھی جو کو بھجوا دی۔ جب سارا
یہ مسلمانوں نے ملاقا مسادات سے
اس کو مشہور بھیجا ہے اسے امام حضرت
خلیفۃ المسیح الثانی ابیہ اللہ تعالیٰ نے
سلیقہ یا بھجوا دی ایک خطیر رقم کئی
وہی کے لئے بھجوائی۔

ان آئے اسے ملاقا زائرین کو
مسئلہ کے لئے سزا نہیں پیش کیا
جاتا ہے۔ جتنا لا اس میں علاوہ دوسرے
دوسرے چھوٹے چھوٹے ٹیکٹوں کے گورنمنٹ
پر کتب و جو فوس لیل اور اس کا اردو
ترجمہ کتاب سہلہ اسم اجداد کا گذرت
بجنگ آفت اسلام اٹھو رہی اور
اس کا اردو اسلامی اصول کی نقلیاتی

ادمان ہندوئی سے لے کر تہن
کوہر تک ۹۱۶۲ منزل زائرین بلانے
زیارت مقامات مقدسہ ہمارے دفتر
میں کثیر لاف لایا ہے جو دفتر سے
تبلیغ و برادری کی باتیں منسجے ہیں۔ ان
آئے دوسرے مولا زائرین میں سر ہند کے
لوگ شامل ہیں۔ مشکل نام ہمارا ہزار
نہیں علم۔ جو دیکھنے۔ انسانیت کے ایہ مژدہ
پر اس کے نمائندے سرکاری مکتبہ جات
موجود رکھ دلت انتظامی پولیس ہالی
ڈاک خانہ جات ڈی جی سے دفتر
معاہ کے لفظ تعالیٰ اس کے نیک
اخوات پیدا کرتے۔
یہ تبلیغی باتیں کہ تقسیم تک
بد مذہب جماعت کے امام حضرت
خلیفۃ المسیح الثانی ابیہ اللہ تعالیٰ نے
مولا آشر مسز زاحیہ لول کے قادیان
سے ہجرت فرمایا ہے اور اب اس
مقدس سٹیج میں دنیوی اور ظاہری
اعتبار سے کشش کے سامان تلامذہ
منفرد ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو وہ
میں اپنے دماغ کے مطابق لوگوں کو
سزا اتار رہا ہے۔ گویا کہ یہ سٹیج اس
دلت مشرقی نبی میں اسلام اور احمدیت
کی کجانی کا ایک عظیم نشان نشان ہے۔

جلد سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم میلہ جلد اول

مدراں میں میلہ ۲۰۰۰ عہدہ ہے جس وقت
ناری علیہ السلام کے حوالہ تو ہوا کہ تیار اور
پیش کر دیا گیا۔ مدراس کے اس ملاقا میں حضرت
محمد عبیدی علیہ السلام کے زائرین جماعت تمام
تیار ہو چکے اس حملہ کے مرکز ہمارے کرم علی علی
الرحمن صاحب بیکری تہنہ میں موجود تھے کہ ہر میلہ
میں ان کے مہمان ہر قسم سے الہی مصلحت
بڑا چکی مصداقت کے زائرین کا دل سے مولا
بہکا آواز غمات قرآن مجید پر پڑا جو ایک اچھی
خود غرضی الہی مصداقت نقد قرآن کے ذریعہ ہم
عزیز بیگ صاحب اور دیگر محرمین صحابہ حضرت
سورج موجود علیہ السلام کا مستند فقرہ تمام مدرس
میں سے منہ ہوا اس کی سلی گورنمنٹ اور
زوران کی انگلی میں سے ہوا کہ انہوں نے اسلام کا
غرض اور عظمت علی اللہ علیہ السلام کے آواز کا
کو پیش کیا کہ مولا نوح علیہ السلام کے ہر میلہ
میں شامل رہا ان میں تدریس کی اور اہمیت طوع کے
مراقبہ کی اور حضرت علیہ السلام کی ہر میلہ
اپنی تقریر میں پورا مصلحت مسلمانوں کو رکھ کر ہوا

در شریف نبوی و انجروی برکات کا ذریعہ

از عمرہ منعمولہ بیگ صاحبہ بی بی سے بی ایٹیزل سیکرٹری محراب اللہ علیہ آباؤ اجداد

تہا ازی اس مٹوان کے تحت دو افسر
 شائع ہو چکی ہیں۔ اس کی ایک اور سطور
 ناظرین کی جاتی ہے۔ یہ بہت وسیع مضمون
 ہے۔ اس پر ایک دفتر تیار ہو سکتا ہے۔
 پھر بھی ختم نہیں ہو سکتا۔ زبان میں ہر
 آتا کے کام پاک پر ایک وچ مندر ہے
 جس میں سے ہر جگہ تفسیر ہے۔
 محبت تو وہ آئے ہزار ہا
 روئے تو کہہ دیا کیوں کہ تہا
 پناہ روئے جو جنتن شہ ظور ست
 کہ آمد ہر بیجا محبت کمالی پناہ
 شاع ہر جہ تو ہاں تو ہاں دولت
 کہ غیب اختر حق تو ز فدا ہی است
 رال سرم کہ سر خدا ہاں تو بگو
 پناہ چاہو ہر پناہ حقیقت ہاں است
 و آئینہ کالات
 ترجمہ: ہر تیری محبت سیکڑوں ہزاروں
 کی ایک وہ ہے۔ تیرے جہوں کی
 قسم کہ محبت ہی کہ تیرے ہی
 ہے۔ تیرے جہوں کی پناہ
 ستر کا کام نہیں جگہ تیری پناہ
 ہی آتا تو کمال و جہ کی ہر پناہ
 ہے۔ ہر تیری محبت کے سرمایہ
 کو ہر شیدہ نہیں رکھوں گا کیونکہ
 تیرے عشق کو شیدہ رکھنا
 ہے دانی ہی داخل ہے۔ ہی
 نے حرم کر لیا ہے کہ اجناح
 اور جان چھ پر نہ آدوں گا کیونکہ
 اپنا جان عجب کے سیر کو دینا
 ہی محبت کی حقیقت ہے۔

لا کر ہے کہ پاک کڑاوں گا
 ہی، ایسا روئے گا کہ اپنے ساتھ
 ایک جہاں کو سٹاؤں گا۔

حضرت اقدس سید سرور علیہ الصلوٰۃ
 والسلام ایک جگہ تصانیف نبوی کی عظمت
 و شان و برکات ظاہر فرماتے ہوئے
 کیا خوب ارشاد فرماتے ہیں۔
 آں شرف عالم کہ ناش محفظہ
 سید عشاق من مغل الغلغلی
 آنکہ ہر نور سے طفیل زراعت
 آنکہ منظور خدا منظور است
 ترجمہ: وہ تمام جہاں کا بار شاہ جس
 کا نام محفظہ ہے جو خدا تعالیٰ
 کے ناشقیل کا سر اور شرف
 الغلغلی ہے۔ وہ ہر ایک نور
 جس کے نور کے طفیل سے
 ہے۔ آپ کا یہ شان ہے کہ آپ
 کا منظور نظر خدا کا منظور نظر
 ہے۔

حضرت اقدس فرماتے ہیں کہ ایک سورت
 ایسا اتفاق ہوا کہ درود شریف پڑھے
 ہی ایک زمانہ تک مجھے بے حد استفان
 رہا۔ کیونکہ میرا لقمہ تھا کہ خدا تعالیٰ کی ایسا
 نصیب دینے را ہی وہ مجھ پر سید ہوا کہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے دل نہیں سکتیں جبکہ
 خود خدا بھی زمانہ سے ما بیننا الیہ
 الوسیلۃ یعنی اس تک پہنچنے کے لئے
 اس کا بنایا ہوا وسیلہ اختیار کرے تب
 ایک ہر سے بعد کشف حالت ہی میں
 نے دیکھا کہ وہ سب ہی ناگل آئے اور
 ایک مقدمہ فی راستہ سے اور ایک
 بیرونی راستہ سے میرے گویں داخل
 ہوئے اور ان کے کانہوں پر نور کی
 اشکیں ہی اور سکتے ہیں "ہذا انشا
 صلیت خلقی محمد" و حقیقۃ الہی یعنی
 یہ اس بات کی وجہ سے کہ تم نے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا ہے

حضرت اقدس کے لڑکچسوں ہر جگہ
 نمازوں میں تمنا ہوں کی جاتی مانگتے
 ہیں۔ استفادہ کرنے اور ہر حال درود
 شریف کے التزام کی تاکید ہے اور
 درود شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم کی تاکید ہے اور وہ درود شریف
 ہی دنیا محبت نبوی اور تشریح باطن کا ذریعہ
 ہے۔ انوار البیہ کے نزول کا ذریعہ ہے

اسی سے دنیا اور آخرت دونوں مندقتے
 ہیں۔ اور درود شریف ہی ضلالتے اہلی کا
 دوا دہرہ ہے۔ اپنی تمام خواہشوں اور
 مرادوں کے بجائے اللہ تعالیٰ سے درود
 شریف ہی کہ دعا مانگنا ہی مندقتے خردوں
 کی خوشخبری کا باعث ہے۔ درود شریف
 ہی کا ہر یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درود
 شریف ہی ہر ساری دعائیں آجاتی ہیں
 ملائکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو درود
 شریف پہنچاتے ہیں۔

عجب نوریت در جان محمد
 عجب علویت در کائن محمد
 زلفتن باد سے آنکرت شرف
 کر کرد در عجب ان محمد
 سر سے دام خدا سے پاک احمد
 دلہ ہر وقت شہریان محمد
 بگھوسے رسول اللہ کہ ہستم
 نشان روئے تا با ان محمد
 جان دو دل خدا سے بچل محمد
 فاک ہنار کویں آن محمد است
 دیدن لعلین تلمذ شہد ہر گوش ہر
 در ہر مکان خدا سے ہمال محمد است

عبادت خریف ہی اس بات کی خاص
 تعلیم دی گئی ہے اور تمہیں کی گئی ہے۔
 کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کا کل توجہ کا کل
 حقیقت تکامل محبت کا کل دوسری کے
 ساتھ اور انتہائی عشق و محبت سے بھیجا
 چاہئے یعنی محبت کثرت شمار کی کوئی خاص
 فضیلت کی بات نہیں بلکہ اصل فضیلت
 اس بات ہی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم پر بہتر سے بہتر ہو رہے اور وہ بھیجا
 حضرت اقدس سید سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام
 کا عشق تو اس درجہ پر تھا کہ ایک ماہ دفعہ
 کے درود بھیجتے ہی حیض ہاں باری کا نزول
 ہوتا تھا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر ایسا
 علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیادت کثرت
 سے ہی ہے۔ یہ تو خاص مقام تھا۔ خدا
 تعالیٰ جسے جو مینوں کو اس مقام کے حصول
 کی توفیق عطا فرماتے۔ آمین۔

حضرت ابوسرور ذہر اللہ علیہ
 رہا ہوتے سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم نے زمانہ گھر پر درود بھیجا کہ وہ
 تمہارا گھر پر درود بھیجنا خود تمہاری پانچوں
 اور زنی کا ذریعہ ہے۔ اور ایسا ہے کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کو
 تشریف لائے تو حضور کے چہرہ پر خاص
 نور پراش ہوا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا
 یا رسول اللہ آج حضور کے چہرہ اور رہنما
 طور پر روشنی کے آثار ہیں۔ فرمایا ہاں اللہ تعالیٰ
 کا طرف سے ایک فرشتہ نے آٹھ گھنٹے
 سے کہ تمہاری امت میں سے ہر شخص تم پر ایک
 بار دعائی سے درود بھیجے گا اس کے بدلے میں اللہ
 تعالیٰ دس نیکیاں لکھے گا۔ اور اس کی
 دس دیاں صاف فرمائے گا اور اس دس
 درجے لکھے گا اور اس کی رحمت اس پر
 نازل کرے گا۔ جیسا ہی لے تمہارے۔
 مانگی ہوئی ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ کثرت
 درود شریف پڑھنے والا ہی زندگی میں
 جنت کے اندر اپنا مقام دیکھ لیتا ہے
 حضرت ابو جحہ حدیثی نے یہ روایت ہے۔
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا انسان
 کو جنت ہوں سے باہر پاک کر دیتا ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ
 عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے روز
 میرے سامنے تمام لوگوں سے زیادہ
 تعظیم اور قرب رکھنے والا شخص وہ ہوگا
 جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تشریح کے کوئی کو
 چاہئے کہ اپنے تمام مقاصد آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کے مقاصد کے تابع رہ
 دے اور کوئی ایسا مقصد اپنا نہ مانے
 جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقاصد کے
 خارج ہو اور اپنی تمام دعاؤں کا مرکزی
 نقطہ درود شریف ہی ہے۔ اپنا ہر حال جو
 پڑھے ہی کی ابتدا اور درود شریف سے ہو۔
 اور اس کا مقصد درود شریف ہی ہو۔
 اور اپنے ہر کام کی ابتداء درود شریف سے
 ہی ہو اور انتہائی درود شریف ہی ہو۔
 آخر حدیثوں میں بہتر ہی اور جامع دعا درود
 شریف کی توجہ دینا ہے اور اس کو دنیا اور
 آخرت میں مسعود ہونے کا اور ہر کام
 بخیر ہونے کا بہترین ذریعہ قرار دیا گیا
 ہے۔

حضرت سید سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام
 کتبہاں احمد ہی فرماتے ہیں کہ
 خدا تعالیٰ نے دنیا سے آخرت
 محمود کرے اور لودنا عشاء
 درود شریف بہت پڑھیں۔
 اسی حدیث کی بنا پر ایک دفعہ حضرت
 ذاکر علی بن محمد صادق صاحب نے حضرت
 اقدس کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور میں
 باقی سب دعاؤں کی بجائے آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا کروں گا۔
 اس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دعا مانگی گویا حضور

اسی طرح خداوند نے اسے فضل سے بھرے تعلقات لوکل سرکار ہسپتال اور لوکل ڈاکٹر صاحبان سے نسبت اپنے ہیں۔ اس ضمن میں ڈاکٹر بریج سنگھ صاحب انجمن اہل بیت ہسپتال (سرکاری) تادیق اور ڈاکٹر کسار ناتھ صاحب ڈاکٹر زین سنگھ ڈاکٹر مکن ناتھ صاحب خاص طور پر بیان کرنے رہتے ہیں۔ ہسپتال میں ان ڈور اور آڈیٹورز میں ہسپتال کے علاوہ تادیق شہر اور بیرونی دیہات میں جہاں جہی رہینوں کو دیکھنے کا اکثر موقع ملتا ہے خداوند کے فضل سے جماعت کی طرف سے باوجود محدود ذرائع اور فضا کے خدمت خلق کا بہترین طریق جاری ہے۔ تادیق اور آڈیٹورز کے دیہات پر اس کا جیسا اثر ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ نئی نوع انسان کا بہتر رنگ میں تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار

خدمت بانی درویش انجمن اہل بیت ہسپتال احمدیہ تادیق

تادیق میں احمدیہ شفا خانہ

جماعت احمدیہ کی رواداری اور خدمت خلق کا نمونہ

سال میں بین چیج جیوری سے آخر فروری تک ۲۳۱۰ مسلم غیر مسلم رفیقین کا علاج معالجہ کیا ہے۔ شفا خانہ کی کارکردگی کے سلسلے میں اس امر کا ذکر نامناسب نہ ہوگا۔ کہ مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۵۵ء کو سرزمین ربان صاحبہ ڈاکٹر صاحبہ آئیہر صاحبہ کو رواداری سے شفا خانہ کا مہمانہ کمانے کے بعد اپنے جو تاثرات شفا خانہ کی معائنہ میں (انگریزی میں) درج تھے اس کا اردو ترجمہ درج ہے

” میں نے آج احمدیہ ہسپتال تادیق کا معائنہ کیا۔ یہ شفا خانہ بہت صاف اور مستحضر یا ایک ایسا ادارہ باقاعدہ ترتیب سے رکھ کر ہوا ہے اور ان پر ایشیاء لیسلنگ ہوتے ہیں۔ ہر رفیقین کی معائنہ تریبا دس ہزار ہے۔ یہ نقد اور بہت زیادہ ہے۔ اور اس سے کاروبار ہوتا ہے۔ کوہ ادارہ لوگوں میں بہت پر دلچسپی ہے۔ اور یہ شہر کے لوگوں میں مشہور ہے۔ ہسپتال تمام مذاہب و اقوام کے لوگوں کے لئے کھلا ہے۔ اور بڑی عمدگی سے سفید خدمت دیکھا گیا کہ رہا ہے۔“

صدر انجمن احمدیہ تادیق نے اپنے نہایت ہی محدود ذرائع اور محدود معمولی مختصر الفاظ حالات کے باوجود اس کی ہمدردی کا جامعہ روایات کو تسلیم کرتے ہوئے اعلیٰ تہنیت یعنی شفا خانہ کی طرف سے ایک خیراتی شفا خانہ کو کھلا رکھا ہے جو کہ احمدیہ شفا خانہ کے نام سے منور ہے۔ خداوند تعالیٰ سے پہلے انجمن کی طرف سے جدید آلات سے مکمل طور پر آراستہ ایک ہسپتال اور ڈاکٹر صاحبہ کے نام سے مشہور تھا۔ قائم تھا۔ جو اب سرکاری ہسپتال کے طور پر استعمال ہو رہی ہے۔ چونکہ یہ ہسپتال مکرمیت و شفقت کے تقاضا میں چکا ہوتا۔ اس لئے جماعت احمدیہ نے اپنے محلہ میں ایک موزون میڈیکل اینجرائٹی شفا خانہ کا اشتغال کر دیا۔ جو کہ اس وقت سے برتر مذہب و ملت کے لئے یکساں فوڈ پر نہایت ہمدردی کے ساتھ طبی امداد پہنچاتا چلا آ رہا ہے۔

۱۹۴۵ء سے لیکر اب تک شفا خانہ احمدیہ نے ۲۰۶۲۶۲ مسلم اور ۲۲۸۷۵۱ غیر مسلم رفیقین کا آڈیٹورز اور ۱۵۳۶۵۳۶ غیر مسلم رفیقین کو شفا خانہ میں داخل کر کے علاج معالجہ کیا ہے۔ اور درجن

انداز سے اس عمل کو بہت پسند فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب تک دعا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھا جائے اس وقت تک وہ آسمان پر نہیں پہنچتا بلکہ نیچے ہی رہتا ہے۔

خرن درود مشرف بہ فیضا کے حاجات کا ذریعہ ہے۔ درود مشرف بہ ہی ہر بیماری کا علاج ہے۔ درود تفریق ہی ہر مشکل کا علاج ہے۔ درود شرف بہ ہی تنگی کے دور ہونے کا ذریعہ ہے۔ حضرت جابر بن عمرو سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کثرت سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرو اور اللہ درود بھیجنا انکی کو دور کرنے کا ذریعہ ہے۔

درود شریف برکت پر عمل اور کثرت سے پڑھنے کے لئے موزون ہے۔ لیکن انگریزوں و مشرکوں نے دار قطنیہ پر پناہ اور ان بیماری اپنی تارک جہ رنجوی سعادت ملانے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ کہا انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص حاضر ہوا۔ اور سلام کیا کہ آنحضرت نے جواب دیا، خوش ہو جاوے بھلا میں بھیجا ہے۔ وہ شخص اپنے حاجت عرض کر کے اٹھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لے آؤ بیکر یہ شخص ہے کہ تمہارے جاتے ہیں اس کے۔ یہاں تک کہ عمل کر کے زمین مالوں کے خرمن کیماں سے کیا۔ سبب اس کا۔ فرمایا کہ جب ہوتی ہے صبح چھ پر ایک درود میں بار بھیجتے ہے کہ اللہ

درود سبب خلق کے ہوتا ہے اب میں اس خط کو حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایبہ اللہ تعالیٰ عنہم المسیز کے خاص ارشاد کے ساتھ خدمت کر رہا ہوں۔ رب العالمین ہمیں خواہم چھوٹے بول پارے سے اس کی برکت سے مانا لے فرمائے۔ آمین۔ ہمارے پیارے امام کو صلہ صحت کی عطا فرمائے۔ واری عہد سے ہم مانا لے کرے اور ہمارے دشمنوں کا نالہ رد کرے۔ آمین تم آمین

تبدیلی

رسالہ الفرقان کا حضرت میر محمد اسحاق صاحب

اللہ تعالیٰ بھلا کرے محمد سلمان ابراہیم صاحب فاضل کالج نے رسالہ الفرقان کا مختصر ملاحظہ صحابہ فرمائیں کہ جس سے حضرت میر صاحب کی یاد پھر تازہ ہوگی۔ آپ کی شخصیت کا تقدیر بلند تھی آپ کی محبت لوگوں کے دلوں میں کس طرح گہری تھی میں اس امر کے مختلف الافعال معانی پڑھنے سے اس کا بخوبی علم ہو سکتا ہے۔ اور پھر اس کا سیب زندگی میں جو عملی عمل اور انسانی خدمات آپ نے سر انجام دیں اس سے بھی بہت کچھ ثابت ہوا جاتی ہے جس سے دلوں میں نیک کی تحریک اور اعلیٰ معیار و فضیلت و رفاہ الہی کے حصول کی خاطر دین کی خدمت کرنے کی دان راہنما ہوتی ہے

پچھلے سال جلد سالانہ کے موقد پر حضرت حافظ رکن علی صاحب نے میر صاحب کی یاد اور ماہ ستمبر میں ہی خاص نمبر شائع کر کے ساری جماعت کو بخوشی اور غم میں ہرگز ہرگز صاحب نے بڑا احسان فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کی حسرت سے بڑے حقیقت یہ ہے کہ بہترین رنگ میں اسلام کی برکت و سراخ کا سبب ان لوگوں نے دلوں کی روشن و روشن راہ کا کام دیا ہے۔ اور رسالہ الفرقان نے اس بارہ میں قابل قدر خدمت کی ہے۔

ہو سکتی رہتا ہے کہ آپ اس کو نیولے کا احسان مند نہیں بننا کیونکہ تمام معنائی اعمال میں انسان مندی سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے ہمارے لئے یہ بات ضروری ہے کہ ہم کثرت سے درود پڑھیں تاکہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانوں کے لئے آپ کے احسان مند ہوں۔ اور ہم پر بارے اعمال تک بائیرنگ اور صفائی پیدا ہوں

درود کی حقیقت

درود دراصل اس احسان کا اظہار ہے کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر کیا ہے۔ اور احسان کا اقرار ان کے لئے اذکار و دعا ہے

بہر حال الفرقان کا یہ خاص نمبر ہی اپنی خوبیوں کے باعث اس قابل ہے کہ اس کا کثرت سے اسے منگوا میں اور گھر لوں میں اس کے مطالعہ کا اہتمام کریں۔

۲۲۔ میر ترکیب ہوتے اور ۲۳۔ ہر ماہ کے کتاب ہوتے نا نمونہ اللہ تعالیٰ ان کی برکات میں ان کے لئے اذکار دیکھنے کے سبب فضل پہنچے۔ ان کا ناظم تعلیم و تربیت تادیق

کبھی کسی شخص کے اعمال میں پاکیزگی نہیں پیدا

قیمت فی نسخہ غیر ہے

ہندوستان کی مختلف جماعتوں کا احمدیہ کی طرف سے تبلیغ

راجپی

۵ نومبر بعد اتوار خاکساریاں سے دو میل کے فاصلہ پر مسلمہ پورچ گیا مسجد میں ڈیرہ لگا دیا۔ اور رات کے نو بجے جگہ دیگر سے جس ہونے شروع ہوئے۔ مسلمانوں کو تبلیغ کی گئی۔ جماعت احمدیہ کے مخصوص عقائد بتائے اور بعض سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ اس سلسلے میں جن دوست اجمیرین میں اور باقی صوبے کے دیگر ضلعی المذہب ہیں۔ جان نہیں کی طرف سے مدعو ہیں ان میں باجمیر قرآنست نامتو خلیفہ الہام وکفر سوالات بھی اٹھائے گئے۔ لیکن جماعت احمدیہ کا صحیح نقل تعلیم پر اکتفا نہ تھا۔ اور عقائد کے دہرا ہے پر پورہ دیتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ ان مسائل پر بھی ناسا نے اجمیریت کے جاؤہر اکتفا اور طریق کے مدعو کو بیان کیا۔ جو انرا و تقریباً سے پاک احمدیت کا مسلک ہے۔ اور ہندوستان کو جبکہ آج کل دیگر دوسرے اور ریشہ دینی اور اس کے برعکس اور تہذیب و تمدن کی اصلاح پر جو ہیں تو میں بھی دوست تفریق سے کام لینا چاہئے اور ان دونوں مسلمانوں کو برداشت کر لینا چاہیے۔ لیکن ان میں سے جو مسلمان ہیں کوئی مسلمان اختیار کرے قابل خدمت نہیں رہ سکتا۔ زمینیں نے ان بات کو بہت پسند کیا۔ اور انہیں خاکسار کی خدمت میں بھی ادا کی گئی۔ ان دوستوں میں طریقہ تعلیم کو بھی لگا دیا۔ اور احمدیت کے مدرسوں میں ان کے جلسے ہلے خاکسار جماعتی نفعی سلسلہ جاریہ میں راجپی

مور۔ آمین۔ خاکساری احمدیہ کی تبلیغ میں پیگادی جماعت احمدیہ مسوگھرہ ہندو ۵ نومبر کو یوم تبلیغ میں گیا۔ کل پانچ گروپ بنائے گئے۔ پھر گروپ میں کوئی کمی۔ مدت شالی ہونے خدا کے فضل سے سب گروپ اپنے اپنے علاقے کی طرف صوبہ میں رہا اور جو گئے اور ان میں تبلیغ کی اور تعلق سے بہتر نتائج برآوردہ گئے۔ خاکسار سید عبدالعزیز احمد ایرسر سید احمدی تبلیغ جماعت مسوگھرہ ضلع کلکتہ

پٹنکال

عاجز اور علاقہ کے مبلغین اور بھی کمی نہ ہو۔ مصنف نے دفعہ گذشتہ میں یوم تبلیغ میں سنا۔ مختلف مقامات کا دورہ کر کے زبانی طور پر جماعت سے لوگوں تک اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچانے کی کوشش حاصل کی۔ اور محلہ لوگوں کے لئے لٹریچر بھی دیا گیا۔ خدا کے فضل سے لوگوں پر اچھا اثر ہوا۔ احباب دعا کریں تا خداوند کریم ہم لوگوں کو بیشمار جنس خدمت میں لائے گی تو فیض عطا کرے۔ آمین۔ خاکسار محمد زمان مسل صدر جماعت احمدیہ پٹنکال (ڈالیم)

زکوٰۃ

اگر آپ اپنے مال میں اضافہ اور بڑھتی جاتے ہیں تو زکوٰۃ ادا کریں۔ یہ ایسا تیر بھلا نفع ہے جو ہر مسلمان سے کہی غائب نہیں ہوا۔ اور اس کا فائدہ نفع دہا ہے۔ جو کہ جس نے آپ کو مال یا اور مزید کہہ سکتا ہے۔ اور اس سے خزانوں میں بھی آگے ہیں آگے آپ بھی مال آزدہ سو پونہ عمل کر کے عبادت اور جنت کے ثمرات میں زکوٰۃ کی جلد توام صاحب صاحب تادیان کے نام ادا کرنا ہیں۔ ناظریت المال تادیان

درخواست دعا

حکمت ادا کر کے صحت نفس و دست جملہ ملک الہوت میں نمایاں یعنی دنیا کو امتحان یعنی کاروبار و معاملات کا سامنا سے صاحب جماعت سے دعا ہے

نصیحت

مباحثہ مصر

یہ سو فیصد کا رسا اور مصریوں کا ابراہیم اللہ صاحب فاضل کی قابل قدر تصنیف ہے جس میں آپ نے نہایت عمدہ رنگ و باغ طریق پر ان دلائل کو بیان فرمایا ہے۔ جو کہ ان میں دو قہر اور مصر کا تعلیم کو نامور اور مہینے پاروں کے ساتھ ساتھ ہندو کے عقائد پر بیان کے منجملہ دونوں کا دورہ آپ کے نیکو دلائل سے صحت صحت اور لاجواب ہو گئے۔ اور انہوں نے بائبل کے متعلق ہر اٹھائی تہوں نصیحت کا اترا کر کیا۔ لیکن میں صاحب شرائط زیر بحث عقائد پر صرف بائبل کی روشنی میں بحث کی گئی۔ جو یہ ہیں۔

۱۔ ان کا یہ یوحنا مسیح کے سوا کوئی ہے گناہ ہے، لام کی یوحنا مسیح عقیدہ خدا کا نام نہیں ہے صحت صحت پر فوٹ ہوا۔

۲۔ ان عقیدوں عقائدات پر نیکو دلائل کا ایک فقہی خدا ان اس مختصر رسالہ میں جمع کر دیا گیا ہے جو یہاں لوگوں کے ساتھ گفتگو کے موقع پر پڑھے ہی کارآمد ہیں۔ جس طور پر اس وقت پورہ ہندو پاکستان میں عیسائیت سر اٹھادی ہے اس کا سامنا کرنے کے ساتھ ساتھ عقائد کرنے کے لئے اس مفید رسالہ کا مطالعہ اور احمدی کے عقائد بنیاد فرمادی ہے۔

۳۔ رسالہ پڑھا ہے یہی فی سنیو کے صاحب سے محبت انفرقان دلوہ مغربی پاکستان سے طلب کیا گیا۔ لکھا ہے

شرعی برہن لال ڈی پی چیف منسٹر کی تادیان میں مذکور مسلمانوں کی اپنی

تادیان مورخہ ۱۰/۱۰/۱۰ آج رات کو منسٹر کا محکمہ کوشش تادیان کے زیر اہتمام منعقد ہوئی یہ ایک عمدہ اور صحت سیمینار بننے والا تھا۔ علیحدہ طور پر منسٹر کی ڈی پی چیف منسٹر شری برہن لال نے تقریر کی۔ جس میں انہوں نے جس منسٹر کے ذریعہ دارالحدیث بنیاد کی خدمت کرتے ہوئے کہا کہ ان کا یہ کہنا کہ مسلمان جو ہندوستان میں رہتے ہیں پاکستان کے غیر خواہ اور ہندوستان کے خدا میں بائبل غلط اور بے بنیاد ہے۔ کیا ہے تو ان کے لئے وہ اس کو بارڈر پر مسلک دیکھ کر کہتے ہوئے بے خوف جاتے ہیں اور ملک کو نام گونے پر وہ خدا نہیں دیکھتے اور مسلمانوں کے اذیتوں کا اور جی کا ارتکاب کرتے ہیں وہ ملک کے غیر خواہ ہیں۔ اور صل جوام پیشہ لوگوں کا کوئی مذہب نہیں مذہب مسلمان ہیں مذہب مذہب وہ صرف بدائم پیشہ ہیں۔ اور ان کو کھینا کرتے ہیں۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ جن مسلمانوں نے بی بی سے دشمنی کے لئے غلط کارا کیوں کر وہ خود دیکھ کر زبان کے اعتبار سے علیحدہ طور کا مطالعہ کریں۔ ان کو کھینا کر کے ہندی اور انہوں نے ان کو زبانی قرار دیا ہے۔ اور ہندو سے تفریق منسوب ہے بنا کہ ملک کو روز بروز باہم ترقی کرنے کے بارے میں آپ نے اپنی تقریر میں سنسٹر پارٹی کے متعلق بھی اچھا خیال کیا اور انہوں نے ڈی پی چیف منسٹر صاحب کے ساتھ ڈسٹرکٹ کانگریس میں ہر بار کے پریذیڈنٹ اور انہوں نے کانگریس پریذیڈنٹ سے آئے۔ جلسہ کے بعد جماعت احمدیہ کی طرف سے جناب مولوی برکات احمد صاحب راجپی ۱۰-۱۰-۱۰ نے ان کو اور انہوں نے جناب ملک صلاح الدین صاحب ایچ اے نے ڈی پی چیف منسٹر صاحب موصوف سے علیحدگی میں عقائدات کی اور مسلمانوں یعنی ضرورتوں کو ان کے سامنے پیش کیا۔ انہوں نے ان کی خدمت میں مسلمانوں کو بھی پیش کیا۔ جہاں انہوں نے خوش سے پڑھنے کا وعدہ کیا (نام لکھا)

وفات

تادیان۔ اردیکہ۔ انہوں نے آج صبح عزم باہم ہندوستان سے صاحب وفات پائے۔ انا لقا وانا الیہم راجعون۔ آپ عمر سے بجا رہنے اور ہندوستان سے راز چھوڑنے سے ان کی یہ تکلیف زیادہ بڑھ گئی تھی۔ مرحوم کا اصل وطن گھنڈیا تادیان ضلع سیالکوٹ پاکستان میں تھا۔ ان کی خدمت سے منجملہ ستر اور ہندوستان اور ہندوستان کا ہندوستان کے لئے اور ضلع کام کام کرتے تھے۔ ایک بڑے بڑے ہندوستان و علاقہ ہونے کے علاوہ سیدنا حضرت یحییٰ موعود علیہ السلام کی صحابیت کا شرف حاصل تھا۔ وہ اپنے ان کام کی بڑی تعداد میں فرس مولانا عبد الرحمان صاحب فاضل اور جماعت احمدیہ تادیان نے جہاں فاضل نماز جنازہ ادا کی اور سوئے ہوئے کے باعث جماعت احمدیہ میں پورے خاکسار کے لئے بڑے نیک نیتیاری کے بعد عزم عاجزاً ہندوستان میں احمدیہ نے دعا کی۔ ان صاحب مرحوم کی عمنہ کی عبادت کے لئے دعا فرمائی۔ رمنہ انہوں نے فاضل عزم ارشاد ہے

۱۔ جو کہ ایسے عقیدوں کے لئے شہادت ہے عبادت و ایمان میں تادیان کے کاروبار میں رہنے اور ان میں ہلکے بڑے شک و شبہات کو دور کرنے کے لئے انہوں نے ان کا رسا اور ہندوستان میں تبلیغ تادیان

لازمی چندہ جات کی ادائیگی

دیگر سب چندوں پر مقدم ہے

ذمت جماعت کے سامنے بعض اور ضروری تحریکات بھی ہیں۔ مثلاً تحریک جدیدہ و قصبہ جدیدہ، چندہ نشر و اشاعت اور ویش فنڈ وغیرہ یہ تمام تحریکات بھی اگرچہ نہایت ضروری ہیں۔ لیکن لازمی چندہ جات کے مقابل میں یہ ثانوی حیثیت رکھتی ہیں۔

چندہ عام احمد آباد اور چندہ جلسہ سالانہ جماعت کے لازمی چندہ ہے۔

اور سب سے اہم اور مقدم ہیں۔ ہمگی ہے جبکہ وقت متعدد تحریکات میں جمعہ

یعنی کسی دہرے کوئی شخص لازمی چندہ جات کی ادائیگی میں تداخل اختیار کرے۔

لیکن ایسے شخص کی مثال وہی ہوگی جس طرح کوئی شخص فرض نماز تکبیر کے کثرت

نوازل میں مشغول ہو جائے یا رمضان کے روزے توڑ رکھے اور نفل روزوں پر

زور دینا شروع کر دے۔ لیکن جس طرح ایسا کرنا بجائے نافذہ کے انسان کو

قابل مواضع بنانا ہے۔ اسی طرح دیگر عمومی تحریکات کی بنا پر فرضی چندوں میں

سستی اور غفلت اختیار کرنا خدا تعالیٰ کے نزدیک سخت نہیں۔ البتہ جس

طرح ادائیگی فریقین کے بعد نوازل یقینی طور پر ترقی درجات اور تزیین الہی باعظ

ہو سکتی ہیں۔ اسی طرح لازمی چندہ جات میں باقاعدگی کے بعد دیگر تحریکات

میں حصہ لے کر مالی قربانی کا بہترین نمونہ پیش کرنا خدا کی خوشنودی اور رضائے

موجب ہوتا ہے۔ اور سلسلہ احمدیہ کی موجودہ ضروریات اس امر کی متقاضی ہیں

کہ احباب جماعت لازمی چندہ جات میں سو فی صدی ادائیگی کے علاوہ سلسلہ

کی دیگر مالی تحریکات میں بھی اپنا قدم اگے بڑھا کر اللہ تعالیٰ کے

دارت بنیں۔

امید ہے کہ جلد احباب جماعت اور مجدد داران لازمی چندہ جات

کے تقدیم کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنی اپنی جگہ وصولی چندہ جات

کا محاسبہ کریں گے اور اپنی جماعتوں کے اقسامی ادارہ انصار کی تربیت

اور اصلاح کی طرف فوری توجہ دیں گے۔ موجودہ مالی سال کے سات ماہ

گذر چکے ہیں۔ معین بہت سی جماعتوں کی وصولی تدریج سے کم ہے۔ اور بعض

کی وصولی بالکل برائے نام ہے۔ تمام جماعتوں کو کمی وصولی کی اطلاع سہ ماہ

نظارت ہذا کی طرف سے دی جاتی ہے۔ اس کو مد نظر رکھتے ہوئے تمام

صدر صاحبان، سیکرٹریوں، مال اور مبلغین کرام کو ابھی سے ایسی کوشش رکھنا

چاہیے تاکہ آخر مالی سال تک صرف موجودہ مالی سال کے لازمی چندہ جات کی

سو فی صدی وصولی ہو جائے۔ بلکہ لازمی چندہ جات کا بقایا بھی

باق ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ جملہ احباب کو اپنی رضائے کے مطابق زیادہ سے خدمات

دینیہ کی توفیق دے۔ آمین۔

ناظر بہیت المال تادیبان۔

یہ امر کسی سے پوشیدہ نہیں ہونا چاہیے کہ چندہ عام احمد آباد اور چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندہ ہیں جن کی بنیاد خود کیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رکھی اور ان کی باقاعدہ ادائیگی کے متعلق حضور نے یہاں تک تاکید فرمائی کہ

”جو شخص نین ماہ تک چندہ ادا کرے گا اس کا نام سلسلہ کی ہیبت سے کاٹ دیا جائے گا اور اس کے بعد کوئی معذور اور لاچار اور جوانی نہ داخل نہیں اس سلسلہ میں ہرگز نہیں رہ سکتا“

گویا کہ نین ماہ تک چندہ ادا نہ کرنے والے کے متعلق اس قدر انداز ہے کہ وہ سلسلہ ہیبت سے کٹے اور جہنم سے خارج ہو جائے۔ چنانچہ جو شخص اس سے زیادہ عرصہ یعنی ماہ یا سالہاں سے چندہ نہ دیتا ہو۔ ایسا شخص خود اپنے انجام کے متعلق تیار کر سکتا ہے۔

لازمی چندہ جات کی ذمہ داری کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی امیرہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۲۷ء میں تحریک جدیدہ کا اعلان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ۔

”تحریک میں اپنی لوگوں کا چندہ لیا جائے گا جو اپنے بقائے لوگوں کے اور

مستقل چندہ بھی پوری طرح دیں گے۔ ہر وہ شخص جس کے ذمہ (لازمی) چندوں

میں سے کچھ بقا یا ہے یا ہر وہ جماعت جس کے چندوں میں بقائے ہوں

وہ فوراً اپنے اپنے بقائے پورے کریں اور آئندہ کے لئے چندوں

کی ادائیگی میں باقاعدگی کا ٹونہ دکھائیں۔ جو جماعتیں میرے اس حکم کے مطابق

اپنے بقا یوں کو ادا کرتے ہوئے ذمہ چندوں میں باقاعدگی اختیار کریں گی

میں سمجھوں گا کہ انہوں نے اپنے اقرار کو پورا کیا اور آئندہ کی جدوجہد

میں ان پر اطمینان دیکھا جاسکتا ہے۔“

اسی خطبہ میں آگے چل کر حضور امیرہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ

”آج وہی شخص اس تحریک جدیدہ کے مطالبات میں شامل ہوگا جو

اپنے بقا یوں کو بے باق کر کے آئندہ کے لئے ذمہ چندوں کی

ادائیگی میں باقاعدگی کرے گا۔“

جلسہ سالانہ ۱۹۲۷ء پر بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی امیرہ اللہ تعالیٰ نے جماعت

کو مخاطب کر کے فرمایا کہ

”تحریک جدیدہ کو ہم کتنی ہی ضروری چیز قرار دیں یہ لازمی بات ہے

کہ اگر اس تحریک کا اثر پہلے کاموں پر پڑے تو پھر اس کا کوئی فائدہ نہیں

ہو سکتا۔ اگر ہم ہر دلعزیز بننے والا کام کریں تو سلسلہ کو کھائے فائدہ

کے نقصان ہوگا۔ تحریک جدیدہ میں صرف اپنی لوگوں کو تلاش کیا جائے

گا جو اپنے لازمی چندوں کے بقائے ادا کریں گے اور مستقل چندہ

بھی پوری طرح دیں گے۔“

مندرجہ بالا ارشادات کی روشنی میں جملہ احباب جماعت اور مجدد داران کی خدمت

میں گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں اس امر کا جائزہ لیں کہ کیا حضرت مسیح

موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی امیرہ اللہ تعالیٰ کے ان واضح

ہدایات کے باوجود کوئی شخص ان فرضی چندوں کو نظر انداز نہیں کر رہا۔ کیونکہ اس

خدم احمد کے اعلانات

منظوری قاعدہ منظر رکھا گیا ہے۔

انتخابات - جس خدم احمد صاحب کے قاعدہ میں و سرآمد مقامی کے انتخابات برس سال ۲۰۰۳ء اپریل سے نہیں ہوا کرتے ہیں۔ نئے منتخب شدہ صدر اور ان کے ممبروں سے اپنا کام شروع کرتے ہیں۔ دست در ساج میں انتخابات کے نو ادر میں کچھ تبدیلیاں پہلی ہیں۔ نئے قواد کے تحت حسب ذیل امور کو پیش نظر رکھا ضروری ہے۔

(۱) برجلس کا سربراہ کا نام لکھنا۔ اس میں پیشگی کر دی گئی ہے کہ اب میں جس کے اراکین کے تعداد ۱۰۰ یا اس سے زائد ہوگی وہاں قاعدہ مقامی کا انتخاب ہوگا اور جن مجلس کے اراکین کے تعداد ۱۰۰ سے کم ہوگی۔ وہاں خدم احمد کا سربراہ کا نام مقامی کی بجائے ڈیپٹی کی لکھنا ہے گا۔ یہ صرف نام کی تبدیلی ہے ورنہ ذرائع و اختیارات میں کوئی فرق نہیں ہے۔
"ڈیپٹی حلقہ" کی پوزیشن وہی ہے یعنی جو قبائلی مختلف علاقوں میں مشتمل ہوتی۔ وہاں برملق کا صدر یا ادارہ ملتی ڈیپٹی حلقہ لکھنا ہے گا۔

(۲) "قائد مقامی" اور "ڈیپٹی مقامی" کا انتخاب و دسترس کے لئے ہونا کرے گا۔ اور کوئی قاعدہ متواتر دفعہ سے زیادہ کسی ایک ہی عہدہ کے لئے منتخب نہ ہو سکے گا۔ لیکن "ڈیپٹی حلقہ" کا انتخاب ایک سال کے لئے ہوگا۔ مگر کوئی قاعدہ متواتر چار مرتبہ سے زیادہ اس عہدہ کے لئے منتخب نہ ہو سکے گا۔ پانچویں سال تبدیل لازمی ہوگی۔

جملہ جس اس تبدیلی کو نوبت فرمائیں۔ آئندہ منظور دیئے وقت سے مرکز سے قاعدہ مقامی اور ڈیپٹی مقامی کی منظور دی جائے گی۔ "قائد مقامی" اور "ڈیپٹی مقامی" کے مرتبہ ذرائع اور اختیارات میں کوئی فرق نہیں ہے۔ صرف نام مختلف ہیں۔ سنہ ۱۹۱۶ء میں قادیان موسم ۱۹۱۶ء ۱۸ دسمبر ۱۹۱۶ء کو منعقد ہونے پر جو جس خدم احمد صاحب کے عہدہ بدران یا ان کے نائبین شیخ محمد احمد صاحب اور شیخ محمد احمد صاحب نے قاعدہ مقامی کوئی کراچی مجلس کے لئے خدم احمد کا سربراہ کا لقب پر مقرر کیا۔ و غیر حاصل کریں۔

خدم احمد صاحب قادیان مرکز پر

سلسلہ کا نایاب لٹریچر

تیسری بار ۸ روپے / ۱۱ روپے / ۱۵ روپے / ۲۰ روپے / ۲۵ روپے / ۳۰ روپے / ۳۵ روپے / ۴۰ روپے / ۴۵ روپے / ۵۰ روپے / ۵۵ روپے / ۶۰ روپے / ۶۵ روپے / ۷۰ روپے / ۷۵ روپے / ۸۰ روپے / ۸۵ روپے / ۹۰ روپے / ۹۵ روپے / ۱۰۰ روپے / ۱۰۵ روپے / ۱۱۰ روپے / ۱۱۵ روپے / ۱۲۰ روپے / ۱۲۵ روپے / ۱۳۰ روپے / ۱۳۵ روپے / ۱۴۰ روپے / ۱۴۵ روپے / ۱۵۰ روپے / ۱۵۵ روپے / ۱۶۰ روپے / ۱۶۵ روپے / ۱۷۰ روپے / ۱۷۵ روپے / ۱۸۰ روپے / ۱۸۵ روپے / ۱۹۰ روپے / ۱۹۵ روپے / ۲۰۰ روپے / ۲۰۵ روپے / ۲۱۰ روپے / ۲۱۵ روپے / ۲۲۰ روپے / ۲۲۵ روپے / ۲۳۰ روپے / ۲۳۵ روپے / ۲۴۰ روپے / ۲۴۵ روپے / ۲۵۰ روپے / ۲۵۵ روپے / ۲۶۰ روپے / ۲۶۵ روپے / ۲۷۰ روپے / ۲۷۵ روپے / ۲۸۰ روپے / ۲۸۵ روپے / ۲۹۰ روپے / ۲۹۵ روپے / ۳۰۰ روپے / ۳۰۵ روپے / ۳۱۰ روپے / ۳۱۵ روپے / ۳۲۰ روپے / ۳۲۵ روپے / ۳۳۰ روپے / ۳۳۵ روپے / ۳۴۰ روپے / ۳۴۵ روپے / ۳۵۰ روپے / ۳۵۵ روپے / ۳۶۰ روپے / ۳۶۵ روپے / ۳۷۰ روپے / ۳۷۵ روپے / ۳۸۰ روپے / ۳۸۵ روپے / ۳۹۰ روپے / ۳۹۵ روپے / ۴۰۰ روپے / ۴۰۵ روپے / ۴۱۰ روپے / ۴۱۵ روپے / ۴۲۰ روپے / ۴۲۵ روپے / ۴۳۰ روپے / ۴۳۵ روپے / ۴۴۰ روپے / ۴۴۵ روپے / ۴۵۰ روپے / ۴۵۵ روپے / ۴۶۰ روپے / ۴۶۵ روپے / ۴۷۰ روپے / ۴۷۵ روپے / ۴۸۰ روپے / ۴۸۵ روپے / ۴۹۰ روپے / ۴۹۵ روپے / ۵۰۰ روپے / ۵۰۵ روپے / ۵۱۰ روپے / ۵۱۵ روپے / ۵۲۰ روپے / ۵۲۵ روپے / ۵۳۰ روپے / ۵۳۵ روپے / ۵۴۰ روپے / ۵۴۵ روپے / ۵۵۰ روپے / ۵۵۵ روپے / ۵۶۰ روپے / ۵۶۵ روپے / ۵۷۰ روپے / ۵۷۵ روپے / ۵۸۰ روپے / ۵۸۵ روپے / ۵۹۰ روپے / ۵۹۵ روپے / ۶۰۰ روپے / ۶۰۵ روپے / ۶۱۰ روپے / ۶۱۵ روپے / ۶۲۰ روپے / ۶۲۵ روپے / ۶۳۰ روپے / ۶۳۵ روپے / ۶۴۰ روپے / ۶۴۵ روپے / ۶۵۰ روپے / ۶۵۵ روپے / ۶۶۰ روپے / ۶۶۵ روپے / ۶۷۰ روپے / ۶۷۵ روپے / ۶۸۰ روپے / ۶۸۵ روپے / ۶۹۰ روپے / ۶۹۵ روپے / ۷۰۰ روپے / ۷۰۵ روپے / ۷۱۰ روپے / ۷۱۵ روپے / ۷۲۰ روپے / ۷۲۵ روپے / ۷۳۰ روپے / ۷۳۵ روپے / ۷۴۰ روپے / ۷۴۵ روپے / ۷۵۰ روپے / ۷۵۵ روپے / ۷۶۰ روپے / ۷۶۵ روپے / ۷۷۰ روپے / ۷۷۵ روپے / ۷۸۰ روپے / ۷۸۵ روپے / ۷۹۰ روپے / ۷۹۵ روپے / ۸۰۰ روپے / ۸۰۵ روپے / ۸۱۰ روپے / ۸۱۵ روپے / ۸۲۰ روپے / ۸۲۵ روپے / ۸۳۰ روپے / ۸۳۵ روپے / ۸۴۰ روپے / ۸۴۵ روپے / ۸۵۰ روپے / ۸۵۵ روپے / ۸۶۰ روپے / ۸۶۵ روپے / ۸۷۰ روپے / ۸۷۵ روپے / ۸۸۰ روپے / ۸۸۵ روپے / ۸۹۰ روپے / ۸۹۵ روپے / ۹۰۰ روپے / ۹۰۵ روپے / ۹۱۰ روپے / ۹۱۵ روپے / ۹۲۰ روپے / ۹۲۵ روپے / ۹۳۰ روپے / ۹۳۵ روپے / ۹۴۰ روپے / ۹۴۵ روپے / ۹۵۰ روپے / ۹۵۵ روپے / ۹۶۰ روپے / ۹۶۵ روپے / ۹۷۰ روپے / ۹۷۵ روپے / ۹۸۰ روپے / ۹۸۵ روپے / ۹۹۰ روپے / ۹۹۵ روپے / ۱۰۰۰ روپے

ایک عمدہ مثال

جلسہ لائے قادیان میں شمولیت کیلئے جا کا ٹیکٹ لینڈ

دنیا کے دور دراز علاقوں اور چند ریاستوں کے گوشہ گوشہ سے راہداری کی برآمد ہونے اور نصاب سولی سے کہ وہ جلسہ لائے کے موثر تادیان ہونے سے نا اس مقدس سہ روزہ میں حلقہ کا طبعی ایشال روحانی و علمی برکات اور فیوض سے اس کے ایمان اور روح میں تازگی پیدا ہو۔

اس سارہ میں جماعت احمدیہ کا ٹیکٹ نے اطلاع دی ہے کہ وہ دروازہ نہیں بننے والے احمدیوں کی ہی بدعنوانی ہوتی ہے کہ جلسہ میں شمولیت اختیار کریں۔ لیکن ہر ایک دست اور اہانت سب سے بڑھتے کرے کہ آواز نہیں لگتا۔ اس سے حلقہ کا ٹیکٹ نے ایک ہر جلسہ میں "فائل" قائم کیا ہے۔ اس میں شامل ہونے والا ہر فرد کو پتہ ہے ہر فرد کو پتہ ہے اور ہر سال ہر فرد کو پتہ ہے وہ دوستوں کے نام بھی نہیں اس ٹیکٹ سے جلسہ لائے قادیان میں شمولیت کے لئے درخواست دے دئے جاتے ہیں۔

جلسہ سالانہ شمولیت کے لئے جماعت احمدیہ کے ایک عمدہ مثال قائم کی ہے کہ اس میں ایک کام کے لئے ایک فرد کو نام کر کے مٹائی رقم لائے قسط وار جمع کرانے سے جن کا نام نکلے وہ جلسہ میں شمولیت کر سکتے ہیں۔ لہذا دوسری جماعتوں کو بھی ایسے ہی اس طریق کو رائج کرنا چاہیے۔

الطاف رحمت و مصلحت قادیان

درخواست ہائے دعا

۱۔ اہل علم و ادب کی خدمت میں عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ تعالیٰ کی مصلحت کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ ایشال جماعت سے عاجزان دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نفع سے آپ کو کمال و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

فائدہ و عمر حقیقتہ تعالیٰ قادیان

۲۔ اہل علم و ادب کی خدمت میں عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ تعالیٰ کی مصلحت کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ ایشال جماعت سے عاجزان دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نفع سے آپ کو کمال و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

فائدہ و عمر حقیقتہ تعالیٰ قادیان

۳۔ اہل علم و ادب کی خدمت میں عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ تعالیٰ کی مصلحت کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ ایشال جماعت سے عاجزان دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نفع سے آپ کو کمال و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

فائدہ و عمر حقیقتہ تعالیٰ قادیان

۴۔ اہل علم و ادب کی خدمت میں عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ تعالیٰ کی مصلحت کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ ایشال جماعت سے عاجزان دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نفع سے آپ کو کمال و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

فائدہ و عمر حقیقتہ تعالیٰ قادیان

اگر آپ

یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ سلسلہ عالمی احمدیہ کی طرف سے آج تک کتنا کتاب اور کس کس کی طرف سے شائع ہوئی ہیں اور اب ان میں سے کون کون سی کتاب دل بستگی ہے اور کون کون سی نایاب ہے تو آج ہی آٹھ نئے پینے کا ٹیکٹ بھیج کر کتاب "یذا العکف نشرت" مفت طلب کر لیں۔

میلنگ ہیتھ

عظیم پرنٹر احمدیہ ایک ڈپٹی قادیان

WEEKLY BADR QADIAN

14, 21 December 1961

No. 50, 51.

انہرست لٹریچر تبلیغی صیغہ شراعت و تبلیغ قادیان

مندرجہ ذیل کتب اس وقت اشاعت کے سلسلے میں موجود ہیں جو تبلیغ کے لئے بہت مفید ہیں اور رعایتی قیمتوں پر دی جا رہی ہیں۔ احباب اس رعایت سے ناظرہ نمک میں ناظرہ دعوت و تبلیغ قادیان

کشتی نوح اردو { ماحول سے نیکو کا طریقہ سزا کی حاجت کو نصائح تعلیم امرت
اشہادت اور اعلیٰ مقام کا بیان۔ تجربہ سیکھنے کے شوق ایک اسرائیلی عالم کو
سے لیتے ہیں۔

ان کے شہزادہ کا آخری پیغام { پیچھے مذہب کا دلیل۔ بین الاقوامی اتحاد کے زری
اصول اور ان پر عمل پیرا ہونے کی دعوت۔ ایک
دوسرے کے بزرگوں کی تعلیم کرنا قیمت ۲۰ پیسے

ان کے شہزادہ کا آخری پیغام { اردو
انگریزی و ہندی
ہندی میں چھپ کر تیار ہوئی ہے۔ پکا پکا
پڑھنی والی اور کو پسند کرنے کے قابل ہے

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم { ہندی
پڑھنی والی اور کو پسند کرنے کے قابل ہے

ضرورت مذہب اردو { مذہب پر اعتراضات جواب خواہاں کے سب سے بڑا اور مفید
قیمت ۲۰ پیسے

تبلیغ اسلام زمین کے کناروں تک { احمدیہ جماعت کی تبلیغی خدمات اور جماعت کے بانی
پر پڑھنے کی آراء و مشنوں میں جلد پڑھنے کا نسخہ
قیمت ۵۰ پیسے

آسمانی پیغام اردو { برہنہ احادیث آل انبیا کا انگریزی امرتسار اور جماعت احمدیہ کی
مضمون بیان کی کتاب میں اور ہمیں حکم مہل کے حل پر بحث
قیمت ۲۵ پیسے

احمدیہ ویمنٹ ان انڈیا { احمدیہ کے پیغام کے فرض۔ اس کے خصوصیات اور مشنوں
کا تفصیل ۲۵ پیسے

جماعت احمدیہ کا علمی نمونہ اردو { غیر مسلموں سے جن مسلمان پر بحث اسلام اور احادیث کے تمام
دروشنی میں۔ قیمت ۲۵ پیسے

جو نوری پھل گورکھی { غیر مسلموں سے احمدیہ اسلام کی خصوصیات کے نمونہ میں
کہاں کہہ ہے۔ قیمت ۱۰ روپیہ

مسلم اتحاد کا گلہ تہہ امدہ { غیر مسلموں سے احمدیہ اسلام کی خصوصیات کے نمونہ میں
جس میں ہے۔ قیمت ۱۰ روپیہ

اسلام دی شیدائی اور { اسلام میں ہر زمانہ کے فرہروں کے تقاضے پورے
ہوئے ہیں۔ قیمت ۲۵ پیسے

نام کتب
لا لہان محمد { اردو میں تفسیر القرآن انگریزی معنی حضرت امیر المؤمنین علیؑ علیہ السلام
ایہہ اطہر تھامے بقرہ العزیزہ میں اس حصہ کی ایک اشاعت جو بہت
انہما کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ قیمت ۳۰ روپے

تہہ
خصوصی اور ان { دیباچہ تفسیر القرآن انگریزی معنی حضرت امیر المؤمنین علیؑ علیہ السلام
اطہر تھامے بقرہ العزیزہ میں اس حصہ میں خصوصیات
انگریزی { قرآن پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت ۲۰ پیسے

احمدیت یعنی حقیقی اسلام { حضرت امیر المؤمنین علیؑ علیہ السلام اطہر تھامے بقرہ العزیزہ میں اس حصہ میں
کائنات مذہب عام منقذہ لڑائی میں پڑھا گیا
جس میں ثابت کیا گیا کہ اس زمانہ میں احمدیت ہی حقیقی
اسلام ہے۔ اسلام اور حقیقت کے تعلیم اور اس کے تمدنی احکام
کو بیان کر کے ان کی فضیلت کو ظاہر کیا گیا ہے قیمت
۱۵ روپے

اسلامی اصول کی فلاسفی { انسان کی جسمانی۔ اخلاقی اور روحانی حالتوں کا بیان
اہم اور بحث بعد احوال کے بحث۔ روحانی علوم کے
دماغ نیز قرآن کریم کی تعلیم کی فضیلت۔ تعدد و ازدواج
اور یہ کہ حکمت اور قرآن کریم کے متعدد آیات کی تفسیر
قیمت ۱/۵۰ روپے

اسلامی اصول کی فلاسفی { اسلام کی جسمانی۔ اخلاقی اور روحانی حالتوں کا بیان
اہم اور بحث بعد احوال کے بحث۔ روحانی علوم کے
دماغ نیز قرآن کریم کی تعلیم کی فضیلت۔ تعدد و ازدواج
اور یہ کہ حکمت اور قرآن کریم کے متعدد آیات کی تفسیر
قیمت ۱/۵۰ روپے

اسلامی اصول کی فلاسفی { اسلام کی جسمانی۔ اخلاقی اور روحانی حالتوں کا بیان
اہم اور بحث بعد احوال کے بحث۔ روحانی علوم کے
دماغ نیز قرآن کریم کی تعلیم کی فضیلت۔ تعدد و ازدواج
اور یہ کہ حکمت اور قرآن کریم کے متعدد آیات کی تفسیر
قیمت ۱/۵۰ روپے

اسلامی اصول کی فلاسفی { اسلام کی جسمانی۔ اخلاقی اور روحانی حالتوں کا بیان
اہم اور بحث بعد احوال کے بحث۔ روحانی علوم کے
دماغ نیز قرآن کریم کی تعلیم کی فضیلت۔ تعدد و ازدواج
اور یہ کہ حکمت اور قرآن کریم کے متعدد آیات کی تفسیر
قیمت ۱/۵۰ روپے

اسلامی اصول کی فلاسفی { اسلام کی جسمانی۔ اخلاقی اور روحانی حالتوں کا بیان
اہم اور بحث بعد احوال کے بحث۔ روحانی علوم کے
دماغ نیز قرآن کریم کی تعلیم کی فضیلت۔ تعدد و ازدواج
اور یہ کہ حکمت اور قرآن کریم کے متعدد آیات کی تفسیر
قیمت ۱/۵۰ روپے

اسلامی اصول کی فلاسفی { اسلام کی جسمانی۔ اخلاقی اور روحانی حالتوں کا بیان
اہم اور بحث بعد احوال کے بحث۔ روحانی علوم کے
دماغ نیز قرآن کریم کی تعلیم کی فضیلت۔ تعدد و ازدواج
اور یہ کہ حکمت اور قرآن کریم کے متعدد آیات کی تفسیر
قیمت ۱/۵۰ روپے

اسلامی اصول کی فلاسفی { اسلام کی جسمانی۔ اخلاقی اور روحانی حالتوں کا بیان
اہم اور بحث بعد احوال کے بحث۔ روحانی علوم کے
دماغ نیز قرآن کریم کی تعلیم کی فضیلت۔ تعدد و ازدواج
اور یہ کہ حکمت اور قرآن کریم کے متعدد آیات کی تفسیر
قیمت ۱/۵۰ روپے

اسلامی اصول کی فلاسفی { اسلام کی جسمانی۔ اخلاقی اور روحانی حالتوں کا بیان
اہم اور بحث بعد احوال کے بحث۔ روحانی علوم کے
دماغ نیز قرآن کریم کی تعلیم کی فضیلت۔ تعدد و ازدواج
اور یہ کہ حکمت اور قرآن کریم کے متعدد آیات کی تفسیر
قیمت ۱/۵۰ روپے